برین سلوشن

اسلامیات (لازمی) 9

WITH QUESTION BANK AND TUTOR

کنسیپچوئل
سوالات کے ساتھ

ٹیکسٹ بک کا مکمل خلاصہ
مع حل شدہ مشق اور اضافی
معروضی و مختصر سوالات

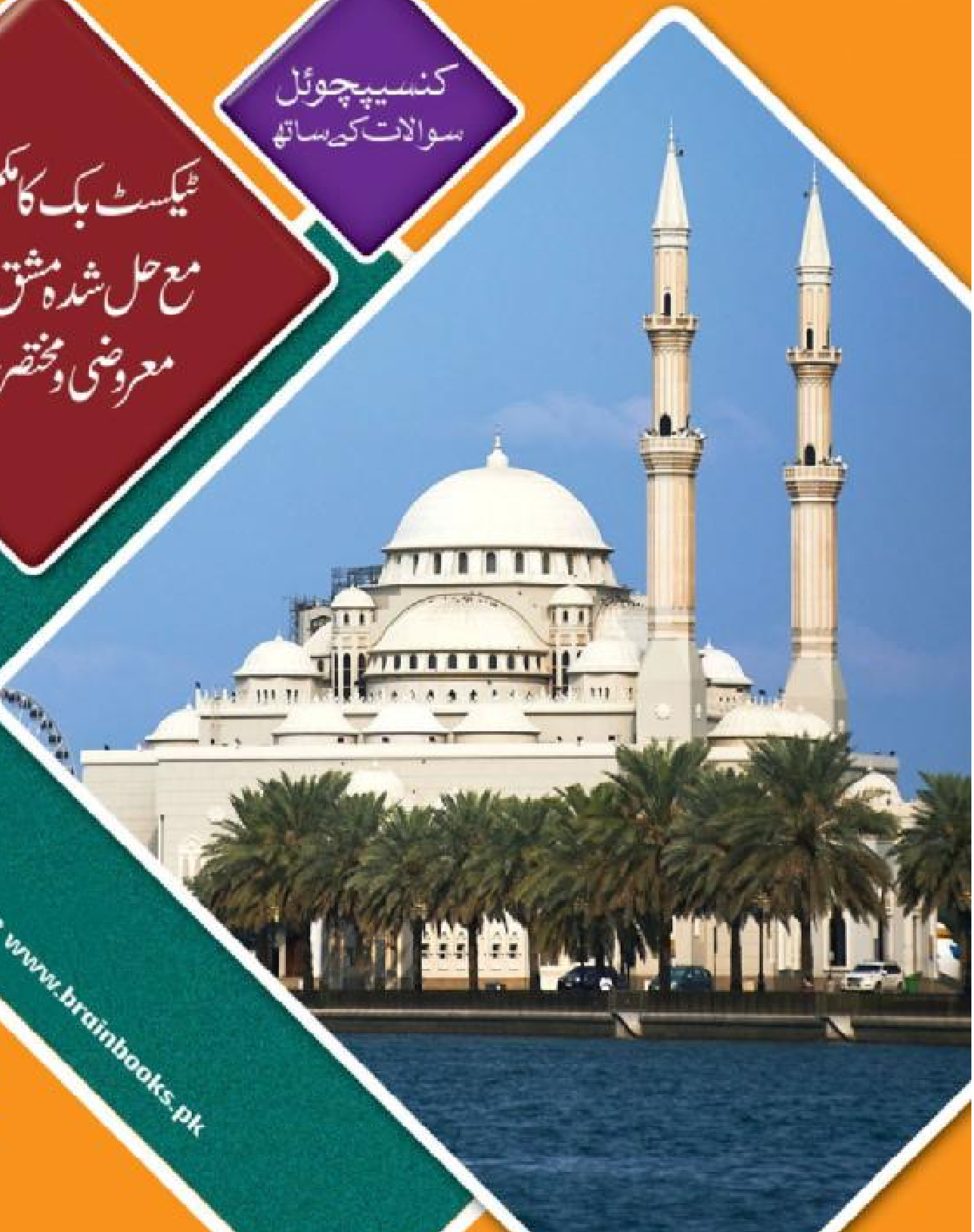

Available at www.brainbooks.pk

BRAIN
BOOKS

BRAIN SOLUTION

نئے نصاب اور نئے پیپر پیٹرن کے عین مطابق

اسلامیات (لازمی) 9

معروضی وانشائیہ تفصیلی سوالات مکمل حل شدہ

مصنف

ڈاکٹر حافظ رانا ظفر شہزاد

سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن آفیسر (DEO)، لاہور

ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم اے ہسٹری

ایم اے اردو، ایم اے ایجوکیشن، پی ایچ ڈی پنجابی

اعادہ وتدوین

بابر رب نواز

بی اے (اسلامک ہسٹری)

Rs. 400

BRAIN BOOKS

1st Floor, Zeeshan Plaza, Ahata Shahdarian, Urdu Bazar, Lahore.

0322-4223373 Ph: 042-37113344 : brainsms.pk : brainbooks.pk

فہرست

باب اول	قرآن مجید وحدیث (ﷺ)	5 - 25

1.1	قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت	5	1.2	حفاظت وتدوین حدیث (دور اول)	10
1.3	احادیث نبویہ (ﷺ)	17			

باب دوئم	قرآن مجید وحدیث نبوی (ﷺ)	26 - 77
2.1	ایمانیات	

2.1.1	عقیدۂ توحید	26	2.1.2	عقیدۂ رسالت	33
2.1.3	ملائکہ (فرشتے)	39	2.1.4	کتب سماویہ (آسمانی کتابیں)	43
2.1.5	عقیدۂ آخرت	49			

2.2	عبادات

2.2.1	نماز	56	2.2.2	روزہ	60
2.2.3	زکوٰۃ	66	2.2.4	حج اور قربانی	71

باب سوئم	سیرت نبوی (خاتم النبین ﷺ)	78 - 140
3.1	عہد نبوی (ﷺ) کے ماہ وسال (مدنی دور)	

3.1.1	فتح مکہ	78	3.1.2	غزوۂ حنین	83
3.1.3	عام الوفود (9 ہجری)	89	3.1.4	غزوۂ تبوک	95
3.1.5	حجۃ الوداع	101	3.1.6	وصالِ نبوی (ﷺ)	107

3.2	اُسوۂ رسول (ﷺ) اور ہماری زندگی

3.2.1	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بچپن اور جوانی	113	3.2.2	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذوق عبادت	118
3.2.3	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت وایثار	122	3.2.4	صلہ رحمی	127
3.2.5	خواتین کے ساتھ حسن سلوک	132	3.2.6	اندازِ تربیت	136

باب چہارم	اخلاق وآداب	141 - 169
4.1	شکر وقناعت، امانت ودیانت، اخلاق وتقویٰ، پردہ پوشی	141

4.2	بری عادات سے اجتناب

4.2	تکبر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان	152
4.3	جادو، فال اور توہم پرستی	164

باب پنجم — حسن، معاملات و معاشرت — 170 - 199

5.1	قسم کے احکام و مسائل	170	5.2	گواہی کے احکام و مسائل	174
5.3	حقوق العباد (ہمسایوں کے حقوق)	179	5.4	سود کی حرمت	184
5.5	اسلامی ریاست	189	5.6	جہاد فی سبیل اللہ	194

باب ششم — ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام — 200 - 267

6.1	اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

6.1.1	حضرت امام زین العابدینؒ	200	6.1.2	حضرت امام زید بن علیؒ	205

6.2	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

6.2.1	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ	210	6.2.2	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ	214
6.2.3	حضرت عمرو بن اُمیہؓ	217	6.2.4	حضرت عمرو بن العاص	219
6.2.5	حضرت جابر بن عبداللہؓ	224	6.2.6	حضرت انس بن مالکؓ	228

6.3	صحابیات رضی اللہ عنہن

حضرت شفا، حضرت اُم سلیم، حضرت اُم عطیہ، حضرت اُم ایمن، حضرت اُم عمارہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہن	234

6.4	صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

حضرت ابو القاسم قشیری، حضرت شیخ فرید الدین عطار، حضرت خواجہ نظام الدین اولیا حضرت سید عبداللطیف کاظمی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی، حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہم	245

6.5	علما و مفکرین رحمۃ اللہ علیہم

امام شاطبی، امام جلال الدین سیوطی، ابن خلدون، شیخ ابن عربی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم	258

باب ہفتم — اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے — 268 - 284

7.1	خود اعتمادی و خود انحصاری	268	7.2	جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت	271
7.3	اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت	276	7.4	اسلامی تہذیب کے امتیازات	280

	SAMPLE PAPER	285 - 288

باب اوّل — قرآنِ مجید و حدیث نبوی (ﷺ)

1.1 قرآنِ مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. لفظ قرآن مجید بنا ہے:
(A) قَرَأَ سے (B) قُرِئَ سے (C) قِرَاءَۃٌ سے ✓ (D) اِقْرَأْ سے

2. "قراۃ" کا معنی ہے:
(A) پڑھنا (B) پڑھنے والا (C) پڑھا ہوا (D) پڑھیے ✓

3. دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے:
(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآنِ مجید ✓

4. اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے:
(A) قرآنِ مجید ✓ (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

5. قرآنِ مجید نازل ہوا:
(A) حضرت آدم علیہ السلام پر (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ✓

6. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نزول قرآنِ مجید کے فوراً بعد اہتمام فرماتے تھے:
(A) تلاوت قرآن (B) طباعتِ مجید (C) تفسیر قرآنِ مجید (D) کتابت قرآن مجید ✓

7. عہد رسالت میں قرآنِ مجید عموماً نہیں لکھا جاتا تھا:
(A) چمڑے پر (B) کھجور کی چھال پر (C) ہڈیوں پر (D) تختہ سیاہ پر ✓

8. مکمل قرآن پاک لکھا جا چکا تھا۔
(A) عہد رسالت میں ✓ (B) عہد ابوبکر میں (C) عہد عمر میں (D) عہد عثمان میں

9. قرآنِ مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت کس کے دور خلافت میں محسوس ہوئی؟
(A) حضرت ابوبکر صدیقؓ ✓ (B) حضرت عمر فاروقؓ
(C) حضرت عثمانؓ (D) حضرت علیؓ

10. جنگ یمامہ میں قرآنِ مجید کے حفاظِ کرام شہید ہوئے:
(A) سیکڑوں ✓ (B) ہزاروں (C) لاکھوں (D) کروڑوں

11. قرآن میں بیان کردہ معلومات دلیل ہیں کہ قرآن ہے:
(A) جادو (B) کرتب (C) معجزہ ✓ (D) تصنع

www.brainbooks.pk

12. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآنِ مجید کا نسخہ آپؓ کی وفات کے بعد کس کو منتقل ہوا؟

(A) حضرت سلیمان فارسیؓ (B) حضرت عمر فاروقؓ ✓

(C) حضرت عثمان غنیؓ (D) حضرت علی مرتضیٰؓ

13. سیکڑوں حفاظِ کرام ۔۔۔۔۔۔ میں شہید ہوئے۔

(A) غزوۂ بدر (B) غزوۂ اُحد (C) جنگ یمامہ ✓ (D) غزوۂ تبوک

14. عہدِ رسالت ﷺ میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیتے تھے:

(A) حضرت علی المرتضیٰؓ (B) حضرت زید بن ثابتؓ ✓ (C) حضرت ابوسفیانؓ (D) حضرت اویس قرنیؒ

1.1 قرآنِ مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

مختصر سوالات (SQs)

(1) لفظ "قرآن" کا لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر کیجیے۔

جواب: لفظ "قرآن" کا لغوی معنی پڑھنے کے ہیں اور اصطلاحی معنی وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔

(2) حفاظت قرآن مجید کے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

ترجمہ: "بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔"

(3) قرآنِ مجید کن کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

(4) عہدِ رسالت میں قرآنِ مجید کن چیزوں پر لکھا جاتا تھا؟

جواب: عہدِ رسالت میں قرآنِ مجید عموماً پتھر کی ان سِلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں اگرچہ قرآنِ مجید مکمل کتابی شکل میں موجود تھا، تاہم حکومتی سرپرستی میں قرآنِ مجید کی نشر و اشاعت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

(5) قرآنِ مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت کس دور میں محسوس کی گئی؟

جواب: قرآنِ مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دورِ خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآنِ مجید کے سیکڑوں حُفّاظِ کرام شہید ہو گئے۔

(6) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس صحابی کو قرآنِ مجید کی جمع تدوین کے لیے منتخب کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے مشہور قاریِ قرآن حضرت زید بن ثابتؓ کو اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔

www.brainbooks.pk

(7) قرآنِ مجید کے جمع و تدوین کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات تحریر کریں۔

جواب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہدِ رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتہائی محنت سے قرآنِ مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔

(8) حضرت زید بن ثابتؓ کا قرآنِ مجید کا نسخہ حضرت اُم المومنین حفصہؓ کے پاس کیسے پہنچا؟

یا حضرت زید بن ثابتؓ کی تدوینِ قرآن میں خدمات تحریر کیجئے۔

جواب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید کا یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود رہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتقل ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحویل میں آ گیا۔

(9) قرآن مجید کے قیامت تک کے لئے محفوظ کتاب ہونے کی وجہ تحریر کیجیے۔

جواب: قرآن مجید کے قیامت تک کے لیے محفوظ ہونے کی دو وجوہات درج ذیل ہیں:

(i) قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جس طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے، اسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے رشد ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

(ii) قرآنِ مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی ذریعہ ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال: 1 قرآنِ مجید کا تعارف بیان کریں۔

یا قرآنِ مجید کا تعارف اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: تعارف: لفظ قرآن "قِرَاءَۃٌ" سے ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں، چوں کہ قرآنِ مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

قرآنِ مجید تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے، جس طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے۔

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

قرآنِ مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

www.brainbooks.pk

سوال : 2 جمع وتدوینِ قرآنِ مجید کی تفصیل بیان کریں۔

یا عہدِ رسالت میں جمع وتدوینِ قرآنِ مجید کے احوال بیان کریں؟

یا عہدِ صحابہ کرامؓ میں تدوینِ قرآن مجید پر نوٹ لکھیں۔

جواب: عہدِ رسالت میں جمع وتدوینِ قرآنِ مجید:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی اکثر صحابہ کرامؓ کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قرآنِ مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔

ذرائع کتابت: عہدِ رسالت میں قرآنِ مجید عموماً پتھر کی ان سِلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآنِ مجید عہدِ نبوی ﷺ ہی میں مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف جگہوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

ضرورت جمع وتدوینِ قرآنِ مجید:

قرآنِ مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دورِ خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآنِ مجید کے سیکڑوں حُفّاظِ کرام شہید ہو گئے تو کہیں قرآنِ مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔

عہدِ صدیقیؓ میں حفاظت قرآنِ مجید: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے مشورے سے قرآن مجید کی تدوین کا آغاز کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرام رضی تعالیٰ عنھم کے مشورے سے مشہور قاریِ قرآن حضرت زید بن ثابتؓ کو اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ عہدِ رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔

حضرت زید بن ثابتؓ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتہائی محنت سے قرآنِ مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔

قرآن مجید کا یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس موجود رہا جو آپؓ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کو منتقل ہوا اور حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد اُم المومنین حضرت حفصہؓ کی تحویل میں آ گیا۔

عہدِ عثمانیؓ میں حفاظت قرآنِ: حضرت عثمانؓ کے زمانے میں اسلامی سلطنت کا دائرہ وسیع ہوا تو عرب اور اہل عجم کی قراءت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ آپؓ جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآنِ مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوتے دیکھا تو اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) لفظ قرآن کا معنیٰ ہے:

(الف) کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب ✓ (ب) صبح کے وقت پڑھی جانے والی کتاب

(ج) محفوظ کتاب (د) آخری کتاب

(ii) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عمر فاروقؓ　(ب) حضرت عثمان غنیؓ ✓

(ج) حضرت علیؓ　(د) حضرت زید بن ثابتؓ

(iii) کس جنگ میں قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے؟

(الف) جنگِ یمامہ ✓　(ب) جنگِ یرموک

(ج) جنگِ قادسیہ　(د) جنگِ جمل

(iv) حکومتی سرپرستی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے:

(الف) حضرت زید بن ثابتؓ ✓　(ب) حضرت عبد بن مسعودؓ

(ج) حضرت اسامہ بن زیدؓ　(د) حضرت عبد اللّٰہ بن عمرؓ

(v) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآنِ مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟

(الف) حضرت عائشہ صدیقہؓ　(ب) حضرت حفصہؓ ✓

(ج) حضرت اُمِّ سلمہؓ　(د) حضرت اُمِّ حبیبہؓ

-2 مختصر جواب دیں:

(i) قرآنِ مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔

یا قرآن حکیم کو آہستہ آہستہ اُتارنے میں اللہ تعالیٰ کی کون سی حکمت پوشیدہ تھی؟

جواب: قرآنِ مجید اللّٰہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے نبی کریم حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا۔ قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً تئیس (23) سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔

(ii) قرآنِ مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: قرآنِ مجید اللّٰہ تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے، جس طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے اسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

(iii) حضرت عثمان ﷺ نے سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس طرح متحد کیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآنِ مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انھوں نے اُم المومنین حضرت حفصہؓ کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) جمع تدوینِ قرآن مجید کی تفصیلی بیان کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھئے سوال نمبر 2

www.brainbooks.pk

1.2 حفاظت و تدوینِ حدیث: دورِ اوّل

(عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو کہا جاتا ہے:
(A) قرآن (B) حدیث (C) فقہ (D) تفسیر

2. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان کو کہا جاتا ہے:
(A) حدیثِ فعلی (B) حدیثِ قدسی (C) حدیثِ قولی (D) حدیثِ تقریری

3. جب حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے عمل کیا ہو اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اسے کہتے ہیں:
(A) حدیثِ فعلی (B) حدیثِ قدسی (C) حدیثِ قولی (D) حدیثِ تقریری

4. جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ہوں تو اسے کہتے ہیں:
(A) حدیثِ فعلی (B) حدیثِ قدسی (C) حدیثِ قولی (D) حدیثِ تقریری

5. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی بات کو دہراتے تھے:
(A) دو مرتبہ (B) تین مرتبہ (C) چار مرتبہ (D) پانچ مرتبہ

6. معاملاتِ زندگی میں ایک مسلمان کو ______ کے بغیر گزارا نہیں:
(A) احادیث (B) تاریخ (C) فلسفہ (D) منطق

7. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز شروع ہو گیا تھا:
(A) دورِ رسالت کا (B) دورِ فاروقی کا (C) دورِ صدیقی کا (D) دورِ عثمانی کا

8. عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں:
(A) آیاتِ منسوخ (B) احادیثِ مبارکہ (C) تعبیرِ رویا (D) قصصِ اولیاء

9. قرآنِ مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں:
(A) اقوالِ صحابہ (B) اقوالِ زریں (C) آیاتِ منسوخ (D) احادیثِ مبارکہ

10. دورِ رسالت میں صحابہ کرامؓ کے پاس احادیثِ مبارکہ محفوظ کرنے کے بڑے ذرائع تھے:
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

11. احادیثِ نبویہ کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا:
(A) دورِ رسالت کا (B) دورِ فاروقی کا (C) دورِ صدیقی کا (D) دورِ عثمانی کا

12. صحیفہ صادقہ مجموعہ احادیث تھا:
(A) دورِ رسالت کا (B) دورِ فاروقی کا (C) دورِ صدیقی کا (D) دورِ عثمانی کا

www.brainbooks.pk

13. احادیثِ مبارکہ کی جمع وتدوین نے ایک منظّم تحریک کی شکل اختیار کرلی:
(A) عہدِ رسالت میں (B) عہدِ خلفائے راشدین میں (C) عہدِ تابعین میں (D) عہدِ تبع تابعین میں

14. صحیفہ صادقہ کے مولف کا نام ہے: یا صحیفہ صادقہ مرتب کیا:
(A) حضرت ابوہریرہؓ (B) حضرت عبد اللّٰہ بن عمروؓ (C) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (D) حضرت علیؓ

15. جمع وتدوینِ حدیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز_____اور صحاح ستہ کے مولفین کے سر ہے:
(A) امام شافعیؒ (B) امام ابوحنیفہؒ (C) امام مالکؒ (D) امام احمد بن حنبلؒ

16. سنتِ نبویہ کا عملی طور پر جاری رہنا حدیثِ نبوی (ﷺ) کی جمع وتدوین کا ذریعہ ہے:
(A) پہلا (B) دوسرا (C) تیسرا (D) چوتھا

17. دورِ رسالت کا مجموعہ احادیث ''احادیث صادقہ'' مرتب کردہ تھا۔
(A) حضرت ابوہریرہؓ کا (B) حضرت علیؓ کا
(C) حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا (D) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا

18. صحیحین کہتے ہیں:
(A) ترمذی، مسلم (B) مسلم، ابی داؤد (C) بخاری، مسلم (D) ابن ماجہ، بخاری

19. حضرت امام مالکؒ کی مرتب کردہ مجموعہ احادیث کا نام ہے:
(A) الآثار (B) موطا (C) جامع ترمذی (D) سنن ابن ماجہ

1.2 حفاظت وتدوینِ حدیث: دورِ اوّل

مختصر سوالات (SQs)

1. حدیثِ قولی اور حدیثِ فعلی میں فرق بیان کریں۔

جواب: حدیثِ قولی: حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کو حدیثِ قولی کہتے ہیں۔
حدیثِ فعلی: حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے عمل کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں۔

2. حدیثِ تقریری سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللّٰہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کسی صحابیؓ نے عمل کیا ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔

3. حدیثِ قدسی کی تعریف بیان کریں۔

جواب: ایسی حدیث جس میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہوں تو اس کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔

4. احادیثِ مبارکہ کی اہمیت پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: احادیثِ مبارکہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور اتباع کا اللہ تعالیٰ نے خود حکم

www.brainbooks.pk

ارشاد فرمایا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ معلّمِ انسانیت بن کر تشریف لائے ہیں اور معاملاتِ زندگی میں احادیثِ مبارکہ کے بغیر ایک مسلمان کا گزارا ممکن نہیں ہے۔

5. تدوین حدیث کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: احادیثِ مبارکہ عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور قیامت تک ان سے راہ نمائی لی جاتی رہے گی۔

6. تدوین حدیث کا آغاز کب ہوا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں شروع ہو گیا تھا۔

7. احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین کے حوالے سے خود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کس بات کو پسند فرماتے تھے؟

جواب: احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین میں خود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سرپرستی اور رضامندی شامل رہی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کر لیا جائے۔

8. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اندازِ گفت گو بیان کریں۔ یا نبی کریم ﷺ کا انداز گفتگو کیا تھا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفت گو فرماتے تا کہ سننے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے۔ بعض اوقات آپ خاتم النبیین ﷺ تین مرتبہ اپنی بات دہراتے تا کہ مخاطب کے ذہن میں بات بیٹھ جائے۔

9. احادیثِ مبارکہ کی حفاظت کرنے والوں کے بارے میں دعائے نبوی ﷺ لکھیں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللّٰہ خاتم النبیین ﷺ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور اسے لوگوں تک پہنچایا۔

10. تدوین حدیث کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کی حوصلہ افزائی کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری صورت میں بھی محفوظ کریں۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہی میں احادیثِ نبویہ ﷺ کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کی بڑی تعداد نے اس عمل کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔

11. عمرو حزمؓ کو والی یمن بنا کر بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں کیا احکامات لکھوائے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو صدقہ اور وراثت کے احکامات لکھوا کر دیئے۔

12. تین صحابہ کرامؓ کے نام لکھیں جن کے پاس احادیثِ مبارکہ کر کے تحریری نسخے موجود تھے؟

جواب: مندرجہ ذیل تین صحابہ کرامؓ کے نام جن کے پاس احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے موجود تھے۔

(i) حضرت ابوہریرہؓ (ii) حضرت علیؓ (iii) حضرت عبد اللّٰہ بن مسعودؓ

13. دورِ تابعین میں جمع و تدوینِ احادیث پر مختصر نوٹ لکھیں۔

www.brainbooks.pk

یا تابعین کے عہد میں احادیث مبارکہ کی جمع وتدوین کا کیا طریقہ کار تھا؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بعد تابعین کے دور میں احادیثِ مبارکہ کی جمع وتدوین نے ایک منظّم تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ تابعین نے اس دور میں کئی کتب احادیث مرتب کیں جو بعد کے ادوار میں باقاعدہ مآخذ اور مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ احادیثِ نبویہ کی جمع وتدوین کے حوالے سے یہ تمام کوششیں ذاتی نوعیت کی تھیں۔

14. سرکاری سطح پر جمع وتدوینِ حدیث کا سلسلہ کس دور میں شروع ہوا؟

جواب: سرکاری سطح پر جمع وتدوینِ کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں شروع ہوا۔

15. جمع وتدوینِ حدیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز کس کے سر پر ہے؟

جواب: جمع وتدوینِ دیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالکؒ اور صحاح ستہ کے مؤلفین کے سر ہے۔

16. احادیثِ مبارکہ کے مستند مجموعے کون سے ہیں؟ یا صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحاح ستہ سے مراد "چھ کتابیں جو اسلام میں مشہور ہیں، محدثین کے مطابق وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ ہیں۔ ان کتابوں میں حدیث کی جتنی قسمیں ہیں صحیح، حسن اور ضعیف، سب موجود ہیں۔

احادیثِ مبارکہ کے مستند مجموعے مندرجہ ذیل ہیں:

i) صحیح بخاری ii) صحیح مسلم iii) جامع ترمذی

iv) سنن ابی داؤد v) سنن نسائی vi) سنن ابنِ ماجہ vii) مؤطا امام مالک

17. حدیثِ نبوی ﷺ کی جمع وتدوین کا تیسرا ذریعہ کون سا ہے؟

جواب: حدیثِ نبوی ﷺ کی جمع وتدوین کا تیسرا ذریعہ سنّت نبویہ ﷺ کا عملی طور پر جاری رہنا ہے جس کا حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

18. جمع وتدوینِ حدیث کی پوری تاریخ پر نظر ڈالنے سے کیا واضح ہوتا ہے؟

جواب: جمع وتدوینِ حدیث کی پوری تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حفاظت کے بھی خصوصی اسباب مہیا فرمائے ہیں تاکہ قیامت تک اہل ایمان اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

19. نبی کریم ﷺ نے کون سے ممالک کے بادشاہوں کو خطوط ارسال کیے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے مصر، شام اور ایران کے بادشاہوں کو خطوط ارسال کیے۔ ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔

20. دورِ صحابہ میں احادیث مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین ذرائع لکھیں۔

جواب: دورِ صحابہ میں احادیث مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین ذرائع درج ذیل ہیں:

i) حفظ کرنا ii) تحریر کرنا iii) روایت کرنا

21. اطاعت رسول ﷺ کے بارے میں حدیث کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

جواب: **ترجمہ:** "اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمھیں عطا فرمائیں، تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔"

www.brainbooks.pk

22. عہد رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی دو شہادتیں تحریر کیجئے۔

جواب: عہد رسالت میں احادیث مبارکہ کتاب اور تحریر کی شہادتیں درج ذیل ہیں:

i) صحیفہ صادقہ (ii صحیفہ علیؓ (iii صحیفہ ابو ہریرہؓ

23. حدیث کی دو بڑی اقسام بیان کیجیے۔

جواب: حدیث کی دو بڑی اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

i) حدیث قولی (ii حدیث فعلی

24. تدوین حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: تدوینِ حدیث سے مراد احادیث مبارکہ کو جمع کرنا اور انھیں کتابی شکل دینا ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

(الف) حدیث کا معنی و مفہوم (ب) تدوینِ حدیث کی اہمیت (ج) حفاظتِ و تدوین حدیث کا آغاز

جواب: (الف) حدیث کا معنی و مفہوم: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی گفت گو اور عمل کو حدیث کہا جاتا ہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فرمان کو حدیثِ قولی اور عمل کو حدیث فعلی کہتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوں تو اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔

(ب) تدوینِ حدیث کی اہمیت: احادیثِ مبارکہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کا اللہ تعالیٰ نے خود حکم ارشاد فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ معلم انسانیت بن کر تشریف لائے ہیں اور معاملات زندگی میں احادیثِ مبارکہ کے بغیر ایک مسلمان کا گزارا ممکن نہیں ہے۔ احادیثِ مبارکہ عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور قیامت تک ان سے راہ نمائی لی جاتی رہے گی۔ اسی لیے دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرامؓ میں اس کی حفاظت پر بھر پور زور دیا گیا۔

(ج) حفاظت و تدوین حدیث کا آغاز: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ حدیث کی جمع و تدوین میں خود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سر پرستی اور رضامندی شامل رہی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کر لیا جائے، اسی وجہ سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر گفت گو فرماتے تا کہ سننے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے۔

سوال 2: مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

(الف) عہدِ رسالت میں جمع و تدوین حدیث کے طریقیا ور جمع و تدوین کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کرام کی حوصلہ افزائی

(ب) عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی شہادتیں

(الف) عہد رسالت میں جمع و تدوین حدیث کے طریقے: دورِ رسالت میں صحابہ کرامؓ کے پاس احادیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے۔ جن میں صحابہ کرامؓ کا احادیث مبارکہ کو حفظ کرنا، لکھ لینا اور اس کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

جمع وتدوینِ حدیث کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی حوصلہ فزائی:

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری صورت میں بھی محفوظ کریں۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہی میں احادیث نبویہ کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی بڑی تعداد نے اس عمل کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔

(ب) عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریری شہادتیں:

دورِ رسالت میں جو دعوت نامے اور خطوط خود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مصر، شام اور ایران کے فرماں رواؤں کو لکھے ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انھیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکامات لکھوا کر دیے۔ اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مختلف علاقوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جن لوگوں کو روانہ فرمایا تھا ان کی راہ نمائی کے لیے زکوٰۃ کے تفصیلی احکامات لکھوا کر دیے تھے۔ یہ احکام باقاعدہ تحریری شکل میں صحابہ کرامؓ کے پاس موجود تھے۔

سوال: 3 مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) قرونِ اولیٰ میں حدیث کی جمع وتدوین کے لیے صحابہ کرامؓ کی خدمات

(ب) حدیث شریف کی جمع وتدوین میں تابعین کی خدمات

(ج) حدیث نبوی کی جمع وتدوین کے ذریعے اور حدیث مبارکہ پر امت کا اتفاق

جواب:

(الف) قرونِ اولیٰ میں حدیث کی جمع وتدوین کے لیے صحابہ کرامؓ کی خدمات:

بعض صحابہ کرامؓ کے پاس احادیث نبویہ کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا مرتب کردہ تھا۔ اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے موجود تھے۔

(ب) حدیث شریف کی جمع وتدوین میں تابعین کی خدمات: صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کے دور میں احادیثِ مبارکہ کی جمع وتدوین نے ایک منظم تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ تابعین نے اس دور میں کئی کتب احادیث مرتب کیں جو بعد کے ادوار میں باقاعدہ مآخذ اور مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ احادیث نبویہ کی جمع وتدوین کے حوالے سے یہ تمام کوششیں ذاتی نوعیت کی تھیں۔ سرکاری سطح پر جمع وتدوین کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں شروع ہوا۔ جمع وتدوینِ حدیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالک اور صحاح ستہ کے مؤلفین کے سر ہے۔ مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابنِ ماجہ اسی دور کی یادگار ہیں یہ احادیثِ مبارکہ کے مستند مجموعے ہیں۔

(ج) حدیثِ نبوی کی جمع وتدوین کے ذریعے: حدیثِ نبوی کی جمع وتدوین کے ذرائع میں حفظ اور کتابت کے بعد تیسرا ذریعہ سنّتِ نبویہ کا عملی طور پر جاری رہنا ہے جس کا حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

پوری امت کا اتفاق: پوری امّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآنِ مجید کے بعد احادیثِ مبارکہ ہی ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔

www.brainbooks.pk

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے:

ترجمہ: ''اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) تمھیں عطا فرمائیں، تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔''

مشق

☆ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے عمل کو کہا جاتا ہے:**

(الف) حدیث فعلی ✓ (ب) حدیث قولی (ج) حدیث تقریری (د) حدیث قدسی

(ii) **حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے۔**

(الف) تدوین حدیث ✓ (ب) حفاظت حدیث (ج) روایت حدیث (د) درایت حدیث

(iii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والی بنا کر بھیجا:**

(الف) یمن کا ✓ (ب) مصر کا (ج) شام کا (د) حبشہ کا

(iv) **صحاح ستہ میں شامل ہیں:**

(الف) دو کتابیں (ب) چار کتابیں (ج) چھے کتابیں ✓ (د) آٹھ کتابیں

(v) **حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا:**

(الف) احادیث پر عمل کرنے کا (ب) احادیث کی جمع و تدوین کا ✓

(ج) احادیث کی شرح کا (د) احادیث کی حفظ کرنے کا

☆ **مختصر جواب دیں۔**

(i) **حدیث کے معنی و مفہوم بیان کریں۔**

جواب: حدیث کا معنی ہے: بات چیت۔ اصطلاح میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی گفت گو اور عمل کو حدیث کہا جاتا ہے۔

(ii) **دورِ نبوی میں حفاظتِ حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔**

جواب: دورِ نبوی میں حفاظت حدیث کے ذرائع درج ذیل ہیں:

1. صحیفہ صادقہ، جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا مرتب کردہ تھا۔
2. حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے تحریری نسخے۔

(iii) **صحاح ستہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔**

جواب: صحاح ستہ میں سے دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

-1 صحیح بخاری -2 صحیح مسلم

(i) **جمع و تدوینِ حدیث پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: جواب کے لیے سوال نمبر 1,2 ملاحظہ فرمائیں۔

www.brainbooks.pk

1.3 حدیث نبویہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. حدیث کے لفظی معنی ہیں:
(A) مشورہ (B) گفت گو ✓ (C) آرزو (D) نصیحت

2. وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرف ہو، کہلاتا ہے:
(A) حدیث ✓ (B) آیت (C) وحی (D) اجماع

3. دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور رشد و ہدایت کا ذریعہ ہیں:
(A) اصول تفسیر (B) اصول حدیث (C) اصول فقہ (D) احادیث مبارکہ ✓

4. قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اہم ذریعہ ہے:
(A) حدیث نبوی ✓ (B) تاریخ (C) منطق (D) فلسفہ

5. اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو۔۔۔۔۔ ضائع مت کرو:
(A) اپنے اعمال ✓ (B) اپنے اموال (C) اپنے احباب (D) اپنے اخلاق

1.3.1 منتخب احادیثِ مبارکہ

6. مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو بہترین ہے:
(A) اعمال میں (B) اموال میں (C) اولاد میں (D) اخلاق میں ✓

7. اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) طلب کرو:
(A) قرض (B) رخصت (C) روزی ✓ (D) تعلیم

8. کوئی انسان پورا کیے بغیر نہیں مرے گا:
(A) اپنا آرام (B) اپنا رزق ✓ (C) اپنا صدقہ (D) اپنا تعلق

9. حدیث کے مطابق جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو۔۔۔، وہ چھوڑ دے۔
(A) مباح ہے (B) مستحب ہے (C) مکروہ ہے (D) حرام ہے ✓

10. حدیث مبارک کے مطابق لمبی عمر ہوتی ہے:
(A) صلہ رحمی سے ✓ (B) سیر و سیاحت سے
(C) تجارت سے (D) علم حاصل کرنے سے

11. گناہ کبیرہ میں شامل نہیں ہے:
(A) مذاق کرنا ✓ (B) شرک کرنا (C) قتل کرنا (D) جھوٹ بولنا

12. تمھارے غلام تمھارے ہیں:
(A) محکوم (B) رشتہ دار (C) بھائی ✓ (D) بیٹے

www.brainbooks.pk

مختصر سوالات (SQs)

1) حدیث نبوی کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ، دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور رشد و ہدایت کا ذریعہ ہیں۔

2) ترجمہ لکھیں: یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْآ اَعْمَالَكُمْ (سورۃ محمد:33)

یا قرآن مجید کی روشنی میں حدیث کی اہمیت واضح کیجئے۔

جواب: ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔''

1.3.1	منتخب احادیثِ مبارکہ

3) کبیرہ گناہوں کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: کبیرہ گناہوں کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔''

4) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاموں سے کیسا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاموں کے ساتھ سلوک کرنے کا فرمایا:

ترجمہ: ''تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت رکھا ہے، چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔''

5) حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ بغیر علم کے فتویٰ دینا کیسا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر علم کے فتویٰ دینے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔''

6) حیا کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔ یا حیاء سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان لکھئے۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کے بارے میں فرمایا کہ:

ترجمہ: حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

7) ترجمہ لکھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

جواب: ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔

8) مسلمان کے عزت و عظمت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزت و عظمت کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

www.brainbooks.pk

9) پوداالگانے کی اہمیت پرایک حدیث مبارکہ یاترجمہ لکھیں۔

جواب: پوداالگانے کی اہمیت پرحدیث مبارکہ:

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جوایک درخت کاپوداالگائے یاکھیتی میں بیج بوئے، پھراس میں سے پرندہ یاانسان یاجانور جوبھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

10) پڑوسی کے حقوق پرایک حدیث مبارکہ یاترجمہ لکھیں۔

جواب: پڑوسی کے حقوق پرحدیث مبارکہ:

ترجمہ: جوکوئی اللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتاہووہ اپنے پڑوسی کوتکلیف نہ پہنچائے اورجوکوئی اللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہووہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔اورجوکوئی اللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتاہووہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

11) رشوت کی مذمت پرایک حدیث لکھیں۔

جواب: رشوت کی مذمت پرحدیث مبارکہ:

ترجمہ: رشوت دینے والےاوررشوت لینے والے پراللہ کی لعنت ہے۔

12) راشی اورمرتشی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: راشی: رشوت دینے والےکوکہتے ہیں۔

مرتشی: رشوت لینے والےکوکہتے ہیں۔

1.3.2	اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

13) اَلْحَیُّ اور اَلْقَیُّوْمُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْحَیّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا) **اَلْقَیُّوْمُ** (سب کی اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا)

14) اَلْوَاجِدُ اور اَلْمَاجِدُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْوَاجِدُ (وجودعطافرمانے والا) **اَلْمَاجِدُ** (عظمت اوربزرگی والا)

15) اَلْوَاحِدُ اور اَلصَّمَدُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْوَاحِد (یکتا) **اَلصَّمَد** (بے نیاز،سب کامرکزِنیاز)

16) اَلْقَادِرُ اور اَلْمُقْتَدِرُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْقَادِرُ (قدرت وطاقت والا) **اَلْمُقْتَدِرُ** (قدرت کاملہ کامالک)

17) اَلْمُقَدِّمُ اور اَلْمُؤَخِّرُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والا/بڑھانے والا) **اَلْمُؤَخِّر** (پیچھے رکھنے والا)

18) اَلْاَوَّلُ اور اَلْاٰخِرُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْاَوَّلُ (سب مخلوقات اورموجودات سے پہلے) اَلْاٰخِرُ (سب موجودات کےفناہونے کے بعدبھی باقی)

19) اَلظَّاهِرُ اور اَلْبَاطِنُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلظَّاهِرُ (اپنی قدرت کےاعتبارسےظاہر) اَلْبَاطِنُ (اپنی ذات کےاعتبار سے پوشیدہ)

20) اَلْوَالِیُ اور اَلْمُتَعَالِیُ کے معانی لکھیں۔

جواب: اَلْوَالِیُ (تصرف اور اختیار کا مالک) اَلْمُتَعَالِیُ (بلند و برتر)

21) اَلْبَرُّ اور اَلتَّوَّابُ کے معانی لکھیں۔

جواب: **اَلْبَرُّ** (اچھائی اور بھلائی فرمانے والا) **اَلتَّوَّابُ** (زیادہ توبہ قبول کرنے والا)

22) اَلْمُنْتَقِمُ اور اَلْعَفُوُّ کے معانی لکھیں۔

جواب: **اَلْمُنْتَقِمُ** (بدلہ لینے والا) **اَلْعَفُوُّ** (معاف فرمانے والا)

1.3.1 منتخب احادیثِ مبارکہ

☆ **درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ اور تشریح کریں۔**

1- اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ. (مسند احمد:9153)

جواب: ترجمہ: ''مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔''

تشریح: ایمان لغت میں یقین کو کہتے ہیں۔ اصلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کی بتائی ہوئی ہر بات پر یقین رکھنا اور دل سے تسلیم کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کے مطابق سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے۔ جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہو۔ مردوں کو بیویوں کے حق میں سراپا محبت و شفقت ہونا چاہیے اور ہر جائز امور میں ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کرنی چاہیے۔ کچھ لمحوں کے لیے دوسروں کے سامنے اچھا بن جانا کوئی مشکل کام نہیں حقیقتاً نیک اور اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے رفاقت کے دوران صبر و تحمل سے کام لینے والا ہو اور محبت و شفقت رکھنے والا ہو۔

2- مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا. (سنن ابی داود:4943)

جواب: ترجمہ: ''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

تشریح: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اس فرمان میں آدابِ معاشرت کا ایک زریں اصول سمجھایا گیا ہے کہ بڑوں کی عزت کی جائے اور چھوٹوں پر رحم کیا جائے۔ آنحضرت خاتم النبیین ﷺ نے اس فرمان کے ذریعے اس شخص کو اپنی امت سے خارج قرار دیا ہے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مجلس میں جب کسی قوم کا کوئی سردار آتا تھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس کی عزت کرتے اور اس کے مقام کے مطابق جگہ عطا فرماتے۔ اسی طرح آپ خاتم النبیین ﷺ کی بچوں کے ساتھ شفقت بھی مثالی تھی آپ خاتم النبیین ﷺ بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔

3- أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ (سنن ابن ماجہ:2144)

جواب: ترجمہ: ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، وہ چھوڑ دو۔''

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں روزی کمانے میں میانہ روی اپنانے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔حلال روزی کا اہتمام کرنے والا روزی سے کبھی محروم نہیں رہتا۔جس طرح دنیوی زندگی کی مدت مقرر ہے۔اس میں کمی بیشی نہیں ہوگی، اسی طرح رزق بھی متعین ہے۔اگر انسان روزی کمانے کے لیے صحیح کوشش کرے گا تو اُسے اجر ملے گا اور اگر غلط طریقے سے روزی کمانے کی کوشش کرے گا تو اُسے گناہ ملے گا۔لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حرام روزی سے بچنا چاہیے۔

4- مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهٖ وَ يُنْسَأَلَهُ فِيْ أَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (صحیح مسلم:6524)

جواب: ترجمہ: ''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرے۔''

تشریح: قریبی رشتہ دار امیر ہوں یا غریب انسان کا فرض ہے کہ ان سے اچھے تعلقات رکھے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں سستی نہ کرے۔اگر وہ مال و دولت یا کسی وجہ سے بڑا آدمی بن جائے تو بھی ان سے قطع تعلق نہ کرے۔جس قدر ہو سکے ان پر احسان کرتا رہے بلکہ جو رشتہ دار اس سے دور رہنا چاہیں انھیں بھی ملانے کی کوشش کرے۔اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں فراخی عطا کرے گا۔اور اس کی عمر میں برکت دے گا۔صلہ رحمی کا مطلب یہ ہے کہ رشتہ دار کی جو جائز ضرورت ہو اسے پورا کرنے مثلاً بھوکا ہو تو اس کا پیٹ بھرنا' مقروض ہو تو اس کا قرض ادا کرنا اور اسے ہر طرح خوش رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

5- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ الْكَبَائِرِ. قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ" (صحیح مسلم:88)

جواب: ترجمہ: ''رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔''

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں متعدد گناہوں کا بیان ہے، جن کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کبیرہ گناہ ہیں۔ان گناہوں میں سے پہلا گناہ ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے''۔اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے کبھی معاف نہیں کرتا۔دوسرا گناہ کبیرہ والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔اپنے والدین کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھنا جو عرف کے اعتبار سے ان کے لیے تکلیف دہ ہو، جیسے ان کا احترام نہ کرنا اور انہیں بُرا بھلا کہنا۔تیسرا گناہ کبیرہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے پر اللہ تعالیٰ غصے ہوتا ہے اور اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔چوتھا گناہ کبیرہ جھوٹ بولنا ہے۔اگر کوئی شخص جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

6- إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ، فَلْيُطْعِمْهُ، مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ (صحیح بخاری:2545)

جواب: ترجمہ: ''تمہارا غلام تمھارے بھائی ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت رکھا ہے، چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔''

تشریح: وہ لوگ جنہیں گردش زمانہ ملازمت کی دہلیز پر لا کھڑا کرتا ہے اسلام انہیں اپنا بھائی سمجھ کر ان سے برابری کے سلوک کی تلقین کرتا ہے۔نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے خدام کے ساتھ مثالی رویہ رکھتے تھے۔اگر کبھی ملازم کی کسی بات پر غصہ آ جائے تو ضبط کر لینا

www.brainbooks.pk

چاہیے اور بداخلاقی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔خدام اور ملازمین کو ویسا ہی کھانا کھلانا چاہیے جیسا انسان خود کھائے۔غذائی ضروریات کے علاوہ دیگر ضروریات مثلاً پہننے کے لیے لباس اور بیماری کی صورت میں علاج وغیرہ کا بھی خیال رکھا جائے۔ملازمین اور خدام کی صلاحیت طاقت اوراستطاعت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔

-7 مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَعَلَى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ (سنن ابی داؤد:3657)

جواب: ترجمہ: ''جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔''

تشریح: قرآن وحدیث اور علم فقہ وغیرہ کے بغیر فتویٰ دینا ممنوع ہے۔جو شخص غلط فتویٰ دیتا ہے تو اس کا گناہ اسی فتویٰ دینے والے پر ہے۔مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ فتویٰ دینے میں احتیاط کرنی چاہیے۔اگر کسی سے مسئلہ پوچھا جائے تو وہ بغیر علم کے غلط فتویٰ دے دے۔انجان آدمی اس کے فتویٰ پر عمل کرلے تو اس غلط عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے کو ہوگا۔

-8 اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ (صحیح مسلم:37)

جواب: ترجمہ: ''حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔''

تشریح: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔حیا اس قلبی کیفیت کا کام ہے جس کی وجہ سے انسان ناپسندیدہ کاموں سے اجتناب کرتا ہے۔جس میں حیا ہوتی ہے وہ نہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی نافرمانی کرتا اور نہ ہی حقوق العباد کو پامال کرتا ہے۔حیادار شخص صرف وہی کام سرانجام دیتا ہے جن میں لوگوں کے لیے بھلائی ہو اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔حیا بھلائی کی جڑ ہے اور ہر عمل خیر میں حیا کا عنصر ہوتا ہے۔

-9 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

جواب: ترجمہ: ''اے **اللہ**! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔''

تشریح: اس حدیث میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پہلے علم نافع کی دعا مانگی ہے۔علم نافع وہ علم ہے جس سے انسان اپنے رب کا قرب حاصل کرے اور اس کے دین کی معرفت اور حق کے راستہ میں بصیرت حاصل کرے۔ہمیں صرف وہ علم سیکھنا چاہیے جو دنیا و آخرت کے لیے نفع دینے والا ہو۔اس حدیث مبارکہ میں دوسری دعا پاک رزق کے حصول کی گئی ہے۔پاک رزق سے مراد حلال رزق ہے جو جائز طریقے سے کمایا گیا ہو۔حلال اور پاکیزہ رزق کی تلاش اور اس کا استعمال انسان پر لازم ہے۔اسلام حلال روزی کمانے پر زور دیتا ہے۔

-10 كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ. (صحیح مسلم:2564)

جواب: ترجمہ: ''ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔''

تشریح: اسلام میں نہ مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے، نہ مومن بھائی کا مال بغیر اجازت استعمال کرنا حلال اور نہ ہی کسی کی عزت وآبرو کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔قرآن مجید میں صاف اعلان ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر مومن کو قتل کردے اس کا گھر دوزخ ہے۔اسی طرح ایک مسلمان کا مال چوری، ڈاکے اور خیانت وغیرہ کے ذریعے حرام ہے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت وآبرو کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچانا اور عزت وآبرو پر انگلی اٹھانا حرام ہے۔

www.brainbooks.pk

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی جان کا بھی احترام کرے اور مال کا بھی، بلکہ اگر کوئی شخص مسلمان بھائی کی جان، مال یا آبرو کے خلاف قدم اٹھائے تو حتی الامکان اسے روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا لازم ہے۔

11- بَقِيَّةُ رِجْزٍ، اَوْعَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَإِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

ترجمہ: ''یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے، جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا جب کسی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔''

تشریح: مذکورہ بالا حدیث کے پہلے حصے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔'' اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کا حکم دیا لیکن انھوں نے مخالفت کی۔ جو شخص طاعون یا کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو جائے اُسے چاہیے کہ اپنے علاقے میں صبر و شکر اور ثواب کی نیت سے ٹھہرا رہے۔ اور اگر طاعون یا کوئی دوسرا وبائی مرض کسی ایسے علاقے میں پھیلا ہو جہاں تم نہیں رہتے تو تمھارے لیے ضروری ہے کہ ایسے علاقے میں ہرگز نہ جائیں تاکہ اس وبائی مرض کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

12- فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ: لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ۔ (صحیح مسلم:1715)

ترجمہ: ''وہ (اللہ) تمھارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمھارے لیے قیل وقال (فضول باتوں)، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

تشریح: اس حدیث میں درج ذیل باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(i) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا انسان کا سب سے بڑا فرض ہے اور اسے پورا کرنا اس کے ذمے لازم ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ شرک ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی سب خطاؤں اور غلطیوں کو معاف فرما دیتا ہے لیکن جو شخص شرک کرتا ہے اسے کبھی معاف نہیں کرتا۔

(iii) سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن و حدیث ہے۔ قرآن و حدیث کو مضبوطی سے پکڑنے والے انسان جہنم کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(iv) عقائد میں ایک دوسرے کی مخالفت کر کے مختلف گروہ نہ بناؤ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی امور اور اغراض باغلہ کی وجہ سے ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرو۔ قیل وقال سے بچے رہو۔

(v) کثرت سوال سے اجتناب کرو۔ کثرت سوال سے مراد وہ سوال ہیں جو در در پر حصول زر کے لئے سائین کرتے ہیں۔ مثلاً تاریخی واقعات کی جزائیات کے بارے میں سوال کرنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی تفصیلات۔

(vi) مال ضائع مت کرو۔ مال ضائع کرنا مکروہ ہے۔ کھانے پینے میں بلاضرورت تکلف کرنا اور حرام کاموں میں خرچ کرنا ''مال کے ضیاع'' میں شمار ہوتا ہے۔

www.brainbooks.pk

13- مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ: ''کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔''

تشریح: درخت لگانا ثواب کا کام ہے۔ جو بھی مسلمان کوئی پودا لگائے یا فصل بوئے اور اس میں سے کوئی جان دار مخلوق کھا لے۔ تو اسے اس پر ثواب ملتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کے اس عمل کو ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک اس کی یہ کھیتی اور لگایا ہوا درخت باقی رہتا ہے۔ اس حدیث میں کھیتی کرنے اور پودے لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ کیوں کہ کھیتی کرنے اور پودے لگانے میں بہت سی خیر مضمر ہے۔ اس میں دینی فائدہ بھی ہے اور دنیاوی بھی۔

14- مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔ (صحیح بخاری:6018)

ترجمہ: ''جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔''

تشریح: اسلام میں رشتہ داروں کے بعد پڑوسی کا حق ہے۔ پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ جھگڑا نہ ہو۔ حدیث مبارکہ میں پڑوسی کے حقوق کے بعد مہمان کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مہمان کی عزت کا مطلب یہ ہے اس کے لیے معمول سے بہتر کھانا تیار کرنا، اس کے آرام اور راحت کا خیال رکھنا، اس کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا اور اس قسم کے دوسرے امور شامل ہیں۔ حدیث مبارکہ کے آخری میں ہمیں یہ سمجھایا گیا ہے ہمیں بغیر سوچے سمجھے کوئی بھی بات منہ سے نکلنے سے اجتناب کرنا چاہیے

15- اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ، وَلَا يَحْقِرُهٗ۔

ترجمہ: ''مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔''

تشریح: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ ظلم کر سکتا ہے۔ نہ اسے چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی بے عزتی کر سکتا ہے کہ وہ غمگین ہو اور نہ اسے اس کے حق سے محروم کر سکتا ہے۔ جب وہ یہ سمجھ لے کہ اس کا فائدہ میرا فائدہ ہے اور اس کا نقصان میرا نقصان ہے۔ تو پھر کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر آج دُنیا کے سب مسلمان بھائی بھائی بن جائیں تو وہ دنیا کی کسی طاقت کے محتاج نہ رہیں۔

16- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت، کی حق تلفی کرنا (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔''

تشریح: بیوہ اور یتیم دونوں کا مال کھا جانا حرام اور گناہ ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں ناداں اور کمزور ہیں۔ روزی کمانے کی ان میں قدرت نہیں ہے، یتیم اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس طرح مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح بچہ اپنے باپ سے ضد کر کے یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوالیتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات اس کے مطالبے کے بغیر پوری کی جائیں۔ عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ اگر کسی عورت کا خاوند وفات پا جائے تو ورثا کے لیے لازم ہے کہ شریعت کے اصولوں کے عین مطابق بیوہ کو وراثت سے حصہ دیا جائے۔

www.brainbooks.pk

-17 مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

ترجمہ: ''جس کام کا میں تمھیں حکم دوں، اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں، اس سے باز رہو۔''

تشریح: اس حدیث مبارک میں مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کے اپنانے کی تلقین فرمائی گئی ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی کو کھلی گمراہی قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ہر حکم واجب التعمیل ہے۔ جس کام سے نبی کریم ﷺ منع فرما دیں، اس سے بچنا ضروری ہے۔ دنیاوی معاملات میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ کام جائز ہے جس سے قرآن وحدیث نے منع نہ کیا ہو، اس کے برعکس عبادات میں وہی کام جائز ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہو۔ اس لیے دینی امور میں نیا ایجاد کیا ہوا کام بدعت ہے۔

-18 اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔ (صحیح مسلم:2563)

ترجمہ: ''بدگمانی سے دور رہو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔''

تشریح: اس حدیث میں بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بدگمانی، دوسرے کے متعلق جھوٹا وہم ہے اور جو جھوٹ ہی کی ایک قسم ہے۔ ''اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ'' کا معنی برے گمان سے بچو، ایسا گمان جس میں دوسرے شخص کے ہر کام میں بدنیتی نظر آتی ہے، جس کے نتیجے میں دو افراد کے درمیان تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔

-19 لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِىْ وَالْمُرْتَشِىْ۔ (سنن ابن ماجہ:2313)

ترجمہ: ''رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔''

تشریح: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک معاشرتی برائی کی نشان دہی کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے کسی حق یا کام کے لیے ایسے ذرائع استعمال کیے جائیں جس پر آپ کا حق نہ بنتا ہو اس ناجائز ذریعہ کو رشوت کہتے ہیں اور معاشرتی اور قومی زندگی میں اس کے بہت نقصانات ہیں۔ مثلاً رشوت سے حق دار اپنے حق سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ ایک ایسا شخص لے لیتا ہے جو اس کا حق نہیں رکھتا۔ رشوت معاشرے میں عدل وانصاف ختم ہو جاتا ہے۔ جس سے لوگوں کے درمیان بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے پر اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

-20 اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔''

تشریح: قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے رشد ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن مجید پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں عزت اور سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ عرب قوم جو تہذیب وتمدن سے ناآشنا تھی، جب قرآن پر عمل پیرا ہوئی تو پوری دنیا نے اُن سے رہنمائی حاصل کی۔ جو لوگ قرآن مجید سے منہ پھیرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دنیا میں ذلیل وخوار کر دیتا ہے اور آخرت میں بھی ذلت ورسوائی اُن کا مقدر ہے۔

www.brainbooks.pk

باب دوئم: ایمانیات وعبادات

2.1 (الف) ایمانیات

2.1.1 عقیدہ توحید

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف وکمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا کہلاتا ہے:
(A) توحید ✓ (B) رسالت (C) آخرت (D) ختم نبوت

2. اللہ تعالیٰ کی صفت ہے:
(A) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (B) وہ تمام کمالات کا مالک ہے
(C) وہ اکیلا ہی لائق عبادت ہے (D) مذکورہ تمام ✓

3. اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے:
(A) عقیدہ توحید ✓ (B) عقیدہ رسالت (C) عقید آخرت (D) عقید ملائکہ

4. کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا:
(A) دائرہ اسلام میں ✓ (B) دائرہ تہذیب (C) دائرہ تعلیم (D) دائرہ اخلاق

5. قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے:
(A) عقیدہ رسالت (B) عقیدہ توحید پر ✓ (C) عقیدہ آخرت (D) عقیدہ ختم نبوت

6. سورۃ الاخلاص کا دوسرا نام ہے:
(A) سورۃ الماعون (B) سورۃ الکوثر (C) سورۃ التوحید ✓ (D) سورۃ الناس

7. تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے:
(A) عقیدہ عصمت انبیاء کرامؑ کو (B) عقیدہ آخرت کو
(C) عقیدہ توحید کو ✓ (D) عقیدہ رسالت کو

عقیدۂ توحید کی اقسام

8. عقیدہ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے:
(A) ربوبیت میں (B) اُلوہیت میں (C) اسماء اور صفات میں (D) مذکورہ تمام ✓

9. انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے، کہلاتا ہے:
(A) توحید ربوبیت ✓ (B) توحید اُلوہیت (C) توحید اسماء وصفات (D) مذکورہ تمام

www.brainbooks.pk

10. اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، کہلاتا ہے:

(A) توحید ربوبیت (B) توحید اُلوہیت ✓ (C) توحید اسماوصفات (D) مذکورہ تمام

11. اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا کہلاتا ہے:

(A) توحید ابوبیت (B) توحید اُلوہیت (C) توحید اسماوصفات ✓ (D) توحید فی الذات

12. عقیدہ توحید کا انکار ہے:

(A) شرک کا ✓ (B) منافقت (C) حسد (D) تکبر

13. جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ارتکاب کرتا ہے:

(A) شرک کا ✓ (B) بغض کا (C) تکبر کا (D) کینہ کا

14. شرک کا لفظی معنی ہے:

(A) ساجھی ٹھہرانا ✓ (B) مالک سمجھنا (C) ایک ماننا (D) بھلائی کرنا

15. کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا کہلاتا ہے:

(A) ذات میں شرک ✓ (B) اُلوہیت میں شرک (C) صفات میں شرک (D) افعال میں شرک

16. ''لَمۡ یَلِدۡ'' کا درست ترجمہ ہے:

(A) نہ وہ کسی کا باپ ہے ✓ (B) نہ وہ کسی کا بیٹا (C) نہ وہ کسی کا بھانجا ہے (D) نہ وہ کسی کا بھتیجا ہے

18. عقیدہ توحید کو ماننے والا شخص ہوتا ہے:

(A) غیرت مند ✓ (B) دولت مند (C) شہرت یافتہ (D) صاحب اولاد

مختصر سوالات (SQs)

1) توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔

2) عقیدہ توحید کی وضاحت پر چند جملے لکھیں۔

جواب: تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ہے۔

3) تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کس چیز کی تبلیغ کی؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔

www.brainbooks.pk

4) سورۃ الاخلاص کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ''ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ فرما دیجئے وہ ایک (ہی) ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔''

5) اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اہم ترین حق کون سا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔

6) مشرک کا مفہوم بیان کیجئے۔

جواب: شریعت کی اصطلاح میں جو شخص ربوبیت، اُلوہیت اور اس کے اسماوصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بناتا ہے اُسے مشرک کہتے ہے۔

عقیدۂ توحید کی اقسام

7) شرک کا معنیٰ اور اس کی دو اقسام لکھئے۔ یا شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کیجیے۔

جواب: شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماوصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

(i) ذات میں شرک (ii) صفات میں شرک

8) توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید ربوبیت سے مراد ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

9) توحید الوہیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ''تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

10) توحید اسماوصفات کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماوصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماوصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

شرک اور اس کی اقسام

11) ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: ذات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

12) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ''نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔''

13) صفات میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔

14) اسلام میں داخل ہونے کے لئے بنیادی عقیدہ بیان کیجئے۔

جواب: اسلام میں داخل ہونے کے لئے بنیادی عقیدہ "عقیدہ توحید" ہیں۔ جس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور آخری نبی ہے۔

15) مخلوق میں پائی جانے والی صفات اور تعالیٰ کی صفات کی مختصراً وضاحت کریں۔

جواب: تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہے۔

16) عقیدہ توحید انسان میں کون سی صفات پیدا کرتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔ (الف) عقیدہ توحید کا مفہوم (ب) عقیدہ توحید کی اہمیت

جواب: (الف) عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم: توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ ہے۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

(ب) عقیدۂ توحید کی اہمیت: قرآن مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

عقیدہ توحید کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (٢) لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ (٣) وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (٤)

ترجمہ: "(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ فرما دیجئے وہ ایک (ہی) ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان: عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی

عبادات اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

عقیدۂ توحید کی اقسام

سوال: 2 عقیدہ توحید کی اقسام بیان کریں۔

جواب: توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف وکمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔

عقیدہ توحید کی اقسام

توحیدِ ربوبیت: توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اوراس کا شریک نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** ''اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمہارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (سورۃ الروم: 40)

توحیدِ الوہیت: توحیدِ الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدالوہیت ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے: **ترجمہ:** ''تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

توحیدِ اسماوصفات: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماوصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماوصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

شرک اوراس کی اقسام

سوال: 3 شرک اور اُس کی اقسام پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: شرک: جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماوصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کی اقسام: شرک کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

ذات میں شرک: ذات میں شرک سے مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

www.brainbooks.pk

لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ (سورۃ الاخلاص ، 3)

ترجمہ: ''نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔''

(2) الوہیت میں شرک: اللّٰہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا الوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ (سورۃ بنی اسرائیل:23)

ترجمہ: ''کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

(3) صفات میں شرک: اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللّٰہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللّٰہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللّٰہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ (سورۃ الشوریٰ:11)

ترجمہ: اس (اللّٰہ) جیسی کوئی شے نہیں۔

تمام مخلوق اللّٰہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللّٰہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہے۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

سوال :4 عقیدہ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

یا **عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ نیز انسانی زندگی پر اس کے تین اثرات بیان کریں۔**

جواب: عقیدہ توحید کے اثرات: جو شخص عقیدۂ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے۔ اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1- **غیرت مند اور بہادر:** عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللّٰہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

2- **عجز و انکسار:** عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

3- **وسعت نظر:** عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللّٰہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

4- **استقامت و بہادری:** عقیدۂ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے

5- **اطمینان قلب:** عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُر امید ہوتا ہے اور وہ پرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

www.brainbooks.pk

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) توحید کا لغوی معنی ہے:

(الف) ایک ماننا ✓ (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

(ii) اللّٰہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ ربوبیت ✓ (ب) توحیدِ الوہیت (ج) توحیدِ اسما (د) توحیدِ صفات

(iii) قرآنِ مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْکَوْثَرُ (ب) اَلْاِخْلَاصُ ✓ (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) حصہ دار بنانا ✓ (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(v) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی ✓ (ب) صفات میں شرک کی (ج) الوہیت میں شرک کی (د) اسما میں شرک کی

(i) شرک کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسما و صفات میں کسی کو اللّٰہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

(ii) عقیدۂ توحید کی دو اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

1. توحید ربوبیت 2. توحید الوہیت 3. توحید اسما و صفات

(ii) عقیدۂ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

جواب: عقیدۂ توحید کے دو اثرات درج ذیل ہیں:

1. عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔
2. عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللّٰہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) عقیدۂ توحید پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھئے سوال نمبر 1

www.brainbooks.pk

2.1.2 عقیدۂ رسالت

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے کو کہتے ہیں:
(A) صحابی (B) تابعی (C) تبع تابعی (D) رسول ✓

2. اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا، کہلاتا ہے:
(A) توحید (B) رسالت ✓ (C) تقدیر (D) آخرت

3. جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کو تبلیغ کے لیے اپنے مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے کہتے ہیں:
(A) رسول ✓ (B) صحابی (C) تابعی (D) مفسر

4. ہدایت اور راہ نمائی کن کے ذریعے سے مہیا کی گئی:
(A) فرشتوں (B) اساتذہ (C) والدین (D) انبیاء کرامؑ ✓

5. اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی اپنے احکام نازل فرماتا ہے:
(A) اولیاء کرام (B) صحابہ کرامؓ (C) اساتذہ کرام (D) انبیاء کرامؑ ✓

6. جن سے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوا وہ ہیں:
(A) حضرت آدمؑ ✓ (B) حضرت نوحؑ (C) حضرت عیسیٰؑ (D) حضرت موسیٰؑ

7. تمام انبیاء کرامؑ کی بعثت کا مقصد تھا انسانوں کے۔۔۔۔:
(A) اخلاق کی اصلاح ✓ (B) رشتوں کا اصلاح (C) لین دین کا اصلاح (D) تعلقات کی اصلاح

8. اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول بھیجے:
(A) پہلی قوموں میں (B) ترقی یافتہ قوموں میں (C) غریب قوموں میں (D) ہر قوم میں ✓

9. "بَشِیْرًا" سے کیا مراد ہے:
(A) خوش خبری دینے والا ✓ (B) ڈرانے والا (C) صراط مستقیم دکھانے (D) عبادت کرنے والا

10. "نَذِیْرًا" سے مراد ہے:
(A) تبلیغ کرنے والا (B) نماز پڑھنے والا (C) ڈرانے والا ✓ (D) خوش خبری دینے والا

11. اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں:
(A) نبی اور رسولؑ ✓ (B) صحابہ کرامؓ (C) اوالیاء کرامؒ (D) محدثین

12. کون معصوم ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا: یا معصوم ہوتے ہیں:
(A) محدثین (B) مفسرین (C) اولیا (D) انبیاء کرامؑ ✓

13. اللہ تعالیٰ کی طرف وہ سے خاص انعام ہے جو صرف اس کے فضل سے ملتا ہے، کہلاتا ہے:
(A) منصب ولایت (B) منصب نبوت ✓ (C) منصب تدریس (D) منصب خلافت

www.brainbooks.pk

.14 اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اطاعت کا حکم دیا ہے:

(A) اطاعت اساتذہ (B) اطاعت والدین (C) اطاعت صحابہ کرامؓ (D) اطاعتِ رسول ✓

.15 اس بات پر ایمان لانا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں کہلاتا ہے:

(A) عقیدہ توحید (B) عقیدہ رسالت (C) عقیدہ ختم نبوت ✓ (D) عقیدہ آخرت

.16 حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے نہیں ہیں:

(A) بھائی (B) باپ ✓ (C) بھانجے (D) بھتیجے

.17 انسان کوشش سے۔۔۔۔۔نہیں بن سکتا۔

(A) ولی (B) نبی ✓ (C) فقیہہ (D) مجتہد

.18 انبیاءؑ کی تعلیمات کا مرکزی نکتہ ہے:

(A) تقدیر (B) توحید (C) آخرت (D) رسالت ✓

مختصر سوالات (SQs)

(1 شریعت کی اصلاح میں رسالت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شریعت کی اصطلاح میں اللّٰہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔

(2 رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

(3 انبیاء کرام علیھم السلام کی بعثت کا مقصد واضح کریں۔

جواب: تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللّٰہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

(4 عقیدہ نبوت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: ”بے شک ہم نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔“

(5 کیا نبوت و رسالت اپنی محنت و کوشش سے حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب: نبوت و رسالت کا رتبہ سعی و محنت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ ”عطیہ الٰہی“ ہے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ نبوت کا منصب کس کو عطا کرے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی بخشش اور عطا ہے۔ اسی طرح اللّٰہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم سے جسے چاہے نبوت و رسالت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔

www.brainbooks.pk

(6) اطاعت انبیاء کرام پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: انبیا کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ارشادِ باری اللہ تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔''

(7) تمام انسانوں کے لیے کیسے نبی بنا کر بھیجا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(8) سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں کب کیسے منسوخ ہو گئیں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

(9) تکمیل دین کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ''آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔'' (سورۃ المائدہ:3)

(10) آسمانی کتابوں کی تعلیمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

ختم نبوت

(11) قرآنِ کریم کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

جواب: قرآنِ کریم کی حفاظت اس لیے بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔

(12) عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(13) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

www.brainbooks.pk

14) قرآن وسنت کے مطابق عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنت نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔

ترجمہ: ''نہیں ہیں (حضرت) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ﷺ ہیں۔''

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال:1 رسالت کا معنی ومفہوم بیان کریں۔ نیز رسالت کی ضرورت واہمیت بھی تحریر کریں۔

جواب: رسالت کا مفہوم: رسالت کے لغوی معنیٰ پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔

عقیدہ رسالت کی ضرورت واہمیت: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیا کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول خاتم النبیین ﷺ پر آ کر ختم ہوا۔

1- ہدایت وراہ نمائی: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔''

2- اخلاق کی اصلاح: نبی یا رسول علیہ السلام بُرے اخلاق کی بیخ کنی کرتا ہے اور انسانوں کے اندر اچھے اخلاق کی تخم ریزی کرتا ہے۔ غلط رسم ورواج کو دور کرتا ہے۔

3- عملی نمونہ: انبیاء رسول علیہم السلام صرف اچھی باتیں ہی لوگوں کو نہیں سناتے بلکہ خود بہتر سے بہتر عمل کر کے دوسروں کو بھی اس کا عامل بناتے ہیں۔

سوال:2 رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

یا رسالت سے کیا مراد ہے؟ رسالت کی چار خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہین۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات:

1- بشریت: انبیاء کرام علیہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم وحکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی

www.brainbooks.pk

کوئی مثال نہیں ملتی۔ نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

-2 **معصومیت:** انبیا کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

-3 **نبوت عطیہ الٰہی:** انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصبِ نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

-4 **واجب اطاعت:** انبیا کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری اللہ تعالیٰ ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

ترجمہ: اے ایمان والو! کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

سوال:3 رسالت محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز: انبیا کرام علیہم السلام کے اس سلسلے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

-1 **عمومیت:** نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتیاز یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

-2 **سابقہ شریعتوں کا نسخ:** نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

-3 **تکمیل دین:** نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** ''آج کے دن میں تمھارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا'' (سورۃ المائدہ:3)

-4 **حفاظت قرآن:** سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص وصف عطا کیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ختمِ نبوت

سوال:4 عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

یا ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ عقیدہ ختم نبوت قرآنی آیت کی روشنی میں تحریر کیجیے۔

جواب: عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم: قرآنِ کریم کی حفاظت اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی کی

پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔ ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت قرآنِ مجید کی روشنی میں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''نہیں ہیں (حضرت) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ﷺ ہیں۔''

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے (خَـاتَـمَ النَّبِیّنَ) ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

حاصل کلام: آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد امتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔ ختمِ نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) پیغام پہنچانا ✓ (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کا واضح اعلان ہے؟

(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس ✓ (د) پچاس

(iii) جس نبی پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت موسیٰؑ (ب) حضرت عیسیٰؑ (ج) حضرت ابراہیمؑ (د) حضرت محمد ﷺ ✓

(iv) تمام انبیاء کرام علیھم السلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰؑ (ب) حضرت عیسیٰؑ (ج) حضرت ابراہیمؑ (د) حضرت محمد ﷺ ✓

(v) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحبِ کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا ✓ (د) واجب الاطاعت

-2 مختصر جواب دیں:

(i) ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: ''نہیں ہیں (حضرت) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ﷺ ہیں۔''

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

یا نبی کریم ﷺ کے کوئی سے دو اہم ترین خصائص لکھیے۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

-1 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیھم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن

www.brainbooks.pk

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

-2 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تمام انبیا کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ تا قیامت اب صرف شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی واجب الاطاعت ہے۔

(ii) انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

-1 انبیاء کرام علیہم السلام معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

-2 انبیاء کرام علیہم السلام کے کام نفسانی خواہشات کے تابع نہیں ہوتا۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) عقیدۂ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختم نبوت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے سوال نمبر 1

2.1.3 ملائکہ (فرشتے)

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

.1 ملائکہ جمع ہے:

(A) مَلَکٌ کی ✓ (B) مُلُوکٌ کی (C) مَمْلُوکٌ کی (D) اَمْلَاکٌ کی

.2 قبر میں سوال کرنا ذمہ داری ہے:

(A) کراماً کاتبین (B) منکر نکیر ✓ (C) ملک الموت (D) بشیر و مبشر

.3 روح قبض کرنا ذمہ داری ہے:

(A) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (B) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی
(C) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ✓ (D) حضرت جبریل علیہ السلام کی

.4 حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

(A) صور پھونکنا (B) وحی لانا ✓ (C) روح قبض کرنا (D) نامہ اعمال لکھنا

.5 حضرت جبریل علیہ السلام کس صحابی کی شکل میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے؟

(A) حضرت عثمان غنیؓ (B) حضرت عمر فاروقؓ (C) حضرت دحیہ کلبیؓ ✓ (D) حضرت انس بن مالکؓ

.6 کلمہ شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کرنا ہے:

(A) اسلام ✓ (B) ایمان (C) احسان (D) اخلاق

.7 صور پھونکنا کس فرشتے کی ذمہ داری ہے؟

(A) حضرت جبرائیلؑ (B) حضرت عزرائیلؑ (C) حضرت اسرافیلؑ ✓ (D) حضرت میکائیلؑ

www.brainbooks.pk

مختصر سوالات (SQs)

.1 فرشتوں کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟

جواب: فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعتِ الٰہی ہے۔

.2 فرشتوں کے بارے میں ایک قرآنی آیت یا ترجمہ لکھیں۔

جواب: فرشتوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔''

.3 فرشتوں، جنات اور انسان کی تخلیق کس چیز سے کی گئی ہے؟

جواب: فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے، جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔

.4 کراماً کاتبین اور منکر نکیر کی ذمہ داریاں تحریر کیجئے۔

جواب: کراماً کاتبین یہ وہ فرشتے ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ''منکر نکیر'' کہا جاتا ہے۔

.5 چار مشہور فرشتوں کی ذمہ داریاں لکھیں۔ یا دو معزز فرشتوں کے نام مع ذمہ دار تحریر کیجیے۔

جواب: چار مشہور فرشتوں کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

(i) روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَکُ الْمَوْت) کی ہے۔

(ii) قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

(iii) انبیائے کرام علیھم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام کی ہے۔

(iv) مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام کی ہے۔

.6 حدیث جبریل کی روشنی میں ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث جبریل کی روشنی میں ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔

.7 حدیث جبریل کی روشنی میں اسلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث جبریل کی روشنی میں اسلام سے مراد کلمہ شہادت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔

.8 حدیث جبریل کی روشنی میں احسان سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث جبریل کی روشنی میں احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے

.9 حدیث جبریل سے تعلیم وتعلم کے تین آداب لکھیں۔

جواب: حدیث جبریل سے تعلیم وتعلّم کے تین آداب درج ذیل ہیں:

(i) استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔ (ii) استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔

(iii) استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔

www.brainbooks.pk

10. فرشتوں کے بارے میں ہمارے دل میں کیا جذبات ہونے چاہییں؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: تصور ملائکہ پر نوٹ لکھیں۔ یا ملائکہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنٰی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللّٰہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (سورة الانبياء: 20)

ترجمہ: "وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔"

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللّٰہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرب قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمھاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے امور میں فرشتے غیبی طور پر امور سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

سوال 2: فرشتوں کی ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب: فرشتوں کی ذمے داریاں: اللّٰہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَکُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

سوال 3: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) حدیث جبریلؑ بیان کریں۔ (ب) حدیث جبریلؑ کے تناظر میں تعلیم وتعلم کے آداب تحریر کریں۔

یا حدیث جبرائیل کے تناظر میں تعلیم وتعلم کے آداب تحریر کیجیے۔

جواب: (الف) حدیثِ جبریلؑ: حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ ان پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی انھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیے اور ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علامات قیامت کیا ہیں؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام: کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی علامات کے بارے میں فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔

(ب) حدیث جبریلؑ کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب:

حدیث جبریل سے تعلیم و تعلّم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

i) استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
ii) کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
iii) استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
iv) واضح اور مختصر سوال کرنا۔
v) استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
vi) ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
vii) تعلیم و تعلّم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیشِ نظر رکھنا۔
viii) سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
ix) واضح اور جامع جواب دینا۔
x) غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

مشق

☆ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت ✓ (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی

(ii) کراماً کاتبین کی ذمے داری ہے:

(الف) انسانی اعمال لکھنا ✓ (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) وحی لانا

(iii) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:

(الف) مٹی سے (ب) نور سے ✓ (ج) آگ سے (د) پانی سے

(iv) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:

(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں ✓ (د) حشر میں

(v) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:

(الف) صور پھونکنا ✓ (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

www.brainbooks.pk

(i) ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: ملائکہ جمع ہے مَلَک کی، جس کا معنٰی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔

(ii) حدیثِ جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔

جواب: حدیث جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے آداب درج ذیل ہیں:

(i استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔

(ii کمرا جماعت میں اُستاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

(iii) فرشتوں کی دو ذمہ داریاں لکھیں۔

جواب: فرشتوں کی دو ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1. انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانا
2. مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری

(i) ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے سوال نمبر 1 دیکھیے۔

2.1.4 کتب سماویہ (آسمانی کتابیں)

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا؟

(A) انسانوں کی تسلی کے لیے (B) انسانوں کی خدمت کے لیے
(C) انسانوں کی مدد کے لیے (D) انسانوں کی ہدایت کے لیے ✓

2. سب سے پہلے نبی ہیں:

(A) حضرت آدم علیہ السلام ✓ (B) حضرت یعقوب علیہ السلام
(C) حضرت نوح علیہ السلام (D) حضرت زکریا علیہ السلام

3. چار مشہور کتابوں کے علاوہ چھوٹی کتابیں نازل ہوئی، وہ کہلاتی ہیں:

(A) رسالے (B) صحیفے ✓ (C) مقالے (D) مضامین

4. قرآن مجید میں نازل ہونے والے صحیفوں کا بطور خاص ذکر ہے:

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
(C) حضرت یوسف علیہ السلام پر (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ✓

5. خلیل اللہ کا معنی ہے:

(A) اللہ کا ولی (B) اللہ کا دوست ✓ (C) اللہ کا قریبی (D) اللہ کا بندہ

www.brainbooks.pk

.6 جدالانبیا کا معنی ہے:

(A) انبیا کا بیٹا (B) انبیا کا بھائی (C) انبیا کا باپ ✓ (D) انبیا کا دادا

.7 جدالانبیا کہلاتے ہیں: یا جدالانبیاء لقب ہے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام ✓

(C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت نوح علیہ السلام

.8 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب ہے:

(A) تورات (B) زبور (C) انجیل ✓ (D) قرآن مجید

.9 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے:

(A) جدالانبیا (B) مسیح ✓ (C) کلیم اللّٰہ (D) ذبیح اللّٰہ

.10 حضرت داؤد علیہ السلام پر کتاب نازل ہوئی:

(A) تورات (B) زبور ✓ (C) انجیل (D) قرآن مجید

.11 بنی اسرائیل کے انبیاء پر نازل ہونے والی پہلی کتاب ہے:

(A) قرآن مجید (B) تورات ✓ (C) زبور (D) انجیل

مختصر سوالات (SQs)

.1 انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بیان کریں۔

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کو اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف بلانا ہے۔

.2 انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات بیان کریں۔ یا انبیائے کرام نے لوگوں کو کن باتوں کی تعلیم دی؟

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللّٰہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔

.3 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ ایک عظیم نبی ہیں۔ آپؑ کو خلیل اللّٰہ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔

.4 حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جدالانبیا کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کو جدالانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

.5 الہامی مذاہب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بیان کریں۔

جواب: الہامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔

www.brainbooks.pk

6. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغی مساعی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔ نبی کریم ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے۔

7. حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا۔

8. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔

9. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے القابات اور کنیت تحریر کریں۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

10. آسمانی کتب پر ایمان لانے کا مطلب بیان کریں۔

جواب: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں۔ البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

11. قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآن مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

12. آسمانی کتب میں سے دو کا تعارف تحریر کیجیے۔

جواب: **تورات:** تورات پہلی آسمانی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی۔

قرآن مجید: قرآنِ مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

13. آسمانی کتب کے اسماء مع انبیاء تحریر کیجیے۔

جواب: آسمانی کتب کے اسماء انبیاء کے نام درج ذیل ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام	(تورات)	حضرت داؤد علیہ السلام	(زبور)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	(انجیل)	حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ	(قرآن مجید)

www.brainbooks.pk

14. بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہے؟ یا بنی اسرائیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنی اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔ آپ علیہ السلام کے اسی لقب کی وجہ سے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

18. کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

جواب: درج ذیل بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہیں:

(i) عقیدۂ توحید (ii) عقیدۂ رسالت (iii) عقیدۂ آخرت

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) آسمانی کتب کے نزول کی اہمیت (ب) صاحب صحف انبیاء کرام علیہم السلام

جواب: (الف) آسمانی کتب کے نزول کی اہمیت: اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللّٰہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۙ(۱۸) صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ۧ(۱۹) (سورۃ الاعلیٰ:18-19)

ترجمہ: ''یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔''

(ب) صاحب صحف انبیاء کرام علیہم السلام: حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللّٰہ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدالانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں الہامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

سوال 2: انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن پر نازل ہونے والی آسمانی کتب پر نوٹ لکھیں۔

یا آسمانی کتابوں پر ایک تعارفی نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن پر نازل ہونے والی آسمانی کتب: جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

www.brainbooks.pk

تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپؑ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپؑ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت بھی عطا کی گئی۔

انجیل: حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپؑ کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

قرآن مجید: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہوگئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

سوال:3 مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات **(ب)** مشرکین اور اہل کتاب میں فرق

(ج) آسمانی کتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کا ادب و احترام

یا آسمانی کتب میں موجود بنیادی عقائد کی وضاحت کیجئے۔

جواب: (الف) آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات: تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہوگئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاق حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

(ب) مشرکین اور اہل کتاب میں فرق: وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

www.brainbooks.pk

(ج) آسمانی کتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کا ادب واحترام: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں۔ البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کردی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

سوال:4 حفاظتِ قرآن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نیز قرآن مجید پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حفاظتِ قرآن مجید: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآن مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

قرآن مجید پر ایمان لانے کی اہمیت: مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآن مجید پر عمل کرلے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کرلیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے:

(الف) خلیفۃ اللہ (ب) جدالانبیاء (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ ✓

(ii) وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام ✓ (ب) حضرت اسحاق علیہ السلام
(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(iii) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں مذکور رہی وہ ہے:

(الف) روزہ ✓ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(iv) مسیح لقب ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ✓

(v) تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید ✓

www.brainbooks.pk

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں آسمانی صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں کا تذکرہ موجود ہے۔

(ii) کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں تین عقائد موجود رہے ہیں:

1. عقیدۂ توحید 2. عقیدۂ رسالت 3. عقیدۂ آخرت

(iii) مشرکین اور اہلِ کتاب میں کیا فرق ہے؟

جواب: **مشرکین:** وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے اور مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں مشرکین کہلاتے ہیں۔

اہلِ کتاب: وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) کُتب سماویہ (آسمانی کتابیں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے سوال نمبر 1 ملاحظہ فرمائیں۔

2.1.5 عقیدۂ آخرت

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. قرآن مجید کا کتنا حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے؟

(A) ایک تہائی ✓ (B) ایک چوتھائی (C) دو تہائی (D) نصف

2. روزِ آخرت پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا ملے گا:

(A) ہدیہ (B) معاوضہ (C) بدلہ ✓ (D) انعام

3. روزِ قیامت مجرموں کو ان کے جرم کی ملے گی:

(A) جزا (B) سزا ✓ (C) بددعا (D) تکلیف

4. موت کے بعد کی زندگی میں انسان مراحل سے گزرتا ہے:

(A) چار (B) پانچ (C) چھ ✓ (D) سات

5. موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو کہا جاتا ہے:

(A) عالم دنیا (B) عالم آخرت (C) عالم برزخ ✓ (D) عالم فنا

6. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ہے":
(A) ایک باغ ✓ (B) ایک پھول (C) ایک پھل (D) ایک کلی

7. برزخ کے معنی ہیں:
(A) دو چیزوں کے درمیان مائل ہونے والی چیز ✓ (B) تین چیزوں کے درمیان مائل ہونے والی چیز
(C) چار چیزوں کے درمیان مائل ہونے والی چیز (D) پانچ چیزوں کے درمیان مائل ہونے والی چیز

8. سبق "عقیدہ آخرت" کی روشنی میں حشر کے دن سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے:
(A) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ✓ (B) حضرت نوح علیہ السلام
(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام (D) حضرت یعقوب علیہ السلام

9. شفاعت کی اقسام ہیں:
(A) دو ✓ (B) تین (C) چار (D) پانچ

10. شفاعت کا معنی ہے:
(A) سفارش ✓ (B) خوش خبری (C) شفا (D) ہدایت

11. اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا روزِ آخرت ٹھکانہ ہوگا:
(A) اعراف (B) جنّت (C) دوزخ ✓ (D) مقام محمود

12. قیامت کے دن میزان میں سب سے وزنی چیز ہوگی:
(A) زکوٰۃ (B) صدقہ (C) تحفہ (D) اچھے اخلاق ✓

13. حشر میں اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے:
(A) انبیاءکرامؑ ✓ (B) صحابہ کرامؓ (C) صوفیا کرامؒ (D) علماء کرامؒ

14. شفاعت خصوصیت ہے: یا شفاعت کبریٰ خصوصیت ہے:
(A) حضرت آدمؑ (B) حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ✓ (C) حضرت موسیٰؑ (D) حضرت نوحؑ

مختصر سوالات (SQs)

1. اسلام کیسا دین ہے؟

جواب: اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔

2. اسلام نے کیسے احکامات سکھائے ہیں؟

جواب: اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس عارضی دنیا کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔

3. ترجمہ لکھیں۔ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ

جواب: ترجمہ: "اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔"

4. عقیدہ آخرت کے منکرین کا موقف کیا تھا؟

جواب: عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف یہ تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔

5. عقیدہ آخرت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: ''اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔''

6. انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا کیسے تقاضا کرتی ہے؟

جواب: انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ انسانی عقل یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

7. عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

جواب: موت کے بعد اور دوبارہ اُٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنٰی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔

8. عالم برزخ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔

جواب: عالم برزخ کے بارے میں حدیث مبارکہ:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

9. حشر و نشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: نشر کا معنٰی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنٰی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔

10. عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا بیان کریں۔

جواب: عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تا کہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

11. نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر کی نوید کن کو سنایا کرتے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوض کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

12. میزان کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: میزان کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔''

13. میزان کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: میزان کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔''

www.brainbooks.pk

14. جنت کی خوب صورتی کے بارے میں ایک حدیث قدسی لکھیں۔

جواب: جنت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

15. دوزخ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھور دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔

16. شفاعت کا کیا معنی ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: شفاعت کا معنی سفارش کرنے کے ہیں۔ اور اس کی دو اقسام ہیں۔

i) شفاعت کبریٰ ii) شفاعتِ صغریٰ

17. آخرت میں جوابدہی کا تصور بیان کیجئے۔

جواب: اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیروکار اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

18. میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں۔ اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ ترازو قیامت کے دن نصب کیا جائے گا۔ اس میں قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

19. عقیدۂ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے درج ذیل ہیں:

i. ہر شخص کو اچھے اور بُرے اعمال کا بدلہ ضرور ملنا چاہیے۔

ii. مجرمین کو ایک نہ ایک دن انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہیے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) عقیدہ آخرت کی اہمیت (ب) عقیدہ آخرت کے متعلق نقلی و عقلی دلائل

جواب: (الف) عقیدہ آخرت کی اہمیت قرآن کی روشنی میں: اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس عارضی دنیا کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔

www.brainbooks.pk

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ ترجمہ: ''اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔''

(ب) (i) عقیدہ آخرت اور اس کے متعلق نقلی دلائل:

قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کو رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ (سورۃ الروم:27)

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔''

(ii) عقیدہ آخرت اور اس کے متعلق عقلی دلائل: انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

سوال:2 **عالمِ برزخ، حشر و نشر، مقامِ محمود اور شفاعت پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: (i) عالمِ برزخ: موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنیٰ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (سورۃ المؤمنون:100)**

ترجمہ: ''اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔''

(ii) حشر و نشر: نشر کا معنیٰ موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنیٰ حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروقؓ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

(iii) مقامِ محمود اور شفاعت: شفاعت کا معنیٰ سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔

www.brainbooks.pk

اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا مقام محمود شفاعت ہی ہے۔

دوسری شفاعت صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیھم السلام وملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔ شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔ عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں۔

سوال: 3 **حوضِ کوثر، میزان اور جنت وجہنم پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: (i) حوضِ کوثر: ''کوثر'' جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم ﷺ کی اُمت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ اور مومنین کو حوض کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوض کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

(ii) میزان: میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء: 47)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔''

(iii) جنّت اور جہنم: حساب کے بعد جنّت اور جہنم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔ جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؕ** (سورۃ حم السجدۃ: 31)

ترجمہ: ''اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔''

یہ جنّت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنّت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(الف) عالم برزخ ✓ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) نشر

(ii) عقیدہ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان ✓ (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

(iii) نشر کا معنی ہے:

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا ✓ (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

(iv) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(الف) منہ کے بل ✓ (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(v) جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف ہوں گے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) مقام محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقام محمود سے مراد پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔

(ii) حوض کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حوض کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔“

(iii) آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب: آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے فرماں برداروں کو جنت میں داخل کرے گا۔ جنت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ کچھ تیار رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ جبکہ نافرمانوں کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ نافرمانوں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔

(i) عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے سوال نمبر 1 ملاحظہ فرمائیں۔

www.brainbooks.pk

2.2 (ب) عبادات

2.2.1 نماز

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1- دین کا ستون ہے:
(A) نماز ✓ (B) روزہ (C) زکوٰۃ (D) حج

2- قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے:
(A) نماز ✓ (B) روزہ (C) حج (D) زکوٰۃ

3- نماز کا آغاز ہوتا ہے: یا نماز کا آغاز کیا گیا ہے:
(A) تسمیہ سے (B) تعوذ سے (C) تکبیر تحریمہ سے ✓ (D) قراءت سے

4- بے شک مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے:
(A) زکوٰۃ (B) نماز ✓ (C) حج (D) زکوٰۃ

5- حدیث مبارکہ میں نماز پنجگانہ کی مثال۔۔۔۔۔کی طرح ہے:
(A) نہر ✓ (B) دریا (C) سمندر (D) جھیل

6- اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے:
(A) تنہائی والی نماز (B) باجماعت نماز ✓ (C) خشوع وخضوع والی نماز (D) حالتِ سفر والی نماز

7- محلے داروں سے ملاقات اور خوشی وغمی کے احساس کا ذریعہ ہے:
(A) نماز ✓ (B) زکوٰۃ (C) روزہ (D) حج

8- بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے:
(A) نماز ✓ (B) زکوٰۃ (C) روزہ (D) حج

9- معاشرے کے حالات سے آگاہ کرنے والی عبادت ہے:
(A) جہاد (B) تلاوت (C) نماز ✓ (D) اعتکاف

10- نماز کے لیے شرط ہے۔
(A) وضو کرنا ✓ (B) لباس بدلنا (C) منہ دھونا (D) چپ رہنا

11- جنت کی کنجی ہے۔
(A) نماز ✓ (B) زکوٰۃ (C) حج (D) روزہ

www.brainbooks.pk

مختصر سوالات (SQs)

(1 نماز کی اہمیت پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

(2 نماز انسان کو کس بات کا درس دیتی ہے؟

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

(3 نماز کے دو روحانی فائدے تحریر کیجئے۔

جواب: نماز کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

(i نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (ii اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(4 نماز سے نظم و ضبط کا کیسے درس ملتا ہے؟

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کرتے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

(5 با جماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا با جماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1491)

(6 نماز کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کیجئے۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز کے فوائد و ثمرات

(7 نماز کے فوائد و ثمرات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے لیے صبح کو بر وقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذاتِ خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(8 نماز کے دو فوائد بیان کیجئے۔

جواب: نماز کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

(i نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

(ii نماز ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

www.brainbooks.pk

(9 باجماعت نماز کے حوالے سے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع وخضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تا کہ ہم نماز کی روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

(10 پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سی مثال دی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔''

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال: 1 قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز کی فرضیت واہمیت بیان کریں۔

جواب: نماز کی اہمیت: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ النساء:103)**

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

-1 **برائیوں سے روکنے کا ذریعہ:** قرآن مجید میں ارشاد ہے: **ترجمہ:** بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے۔

حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

(i نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کی: نہیں۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

(ii نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ **ترجمہ:** نماز دین کا ستون ہے۔

(iii نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔

(iv ایک اور مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔

www.brainbooks.pk

v) گویا نماز ایک امانت ہے۔اس امانت کو بروقت ادا کرنا ہی مطلوب ہے۔مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

نماز کے فوائد وثمرات

سوال 3: نماز کے فوائد وثمرات تحریر کریں۔ یا نماز کے فوائد تفصیل سے تحریر کیجئے۔

-1 **روحانی وجسمانی اور فوائد:** گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذاتِ خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

-2 **معاشرتی ہم آہنگی:** مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی وغم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

-3 **عمدہ اوصاف کا پیدا ہونا:** نماز ہمدردی، ایثار، اخوت ومحبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔خشوع وخضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

-4 **تزکیہ نفس کا ذریعہ:** نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

-7 **حاصل کلام:** ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع وخضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تاکہ ہم نماز کی روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

مشق

-1 **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) **نماز کو قرار دیا گیا ہے:**
(الف) جنت کی کنجی ✓ (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون

(ii) **پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:**
(الف) میل کا ✓ (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(iii) **باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:**
(الف) تئیس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے ✓ (د) استقامت کا

(iv) **عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:**
(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر ✓ (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر
(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

www.brainbooks.pk

(v) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم وضبط کی ✓ (د) کفایت شعاری کی

-2 مختصر جواب دیں:

(i) وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

(ii) نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

جواب: نماز کی دو شرائط درج ذیل ہیں:

1. فرض نماز وقت پر ادا کرنا 2. نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنا

(iii) مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات درج ذیل ہیں:

1. گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔
2. مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی وغم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) نماز پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھئے سوال نمبر 1

2.2.2 روزہ

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. ارکان اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے:

(A) حج کو (B) رسالت کو (C) روزہ کو ✓ (D) جہاد کو

2. روزے کے لیے قرآن مجید وحدیث میں لفظ استعمال ہوا ہے:

(A) صوم (B) صیام (C) رمضان (D) B,A دونوں ✓

3. صیام کے لغوی معنی ہیں

(A) رک جانا ✓ (B) چل پڑنا (C) مشورہ کرنا (D) کام کرنا

4. وہ عبادت جس میں مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسیاتی خواہشات سے رُک جاتا ہے، کہلاتی ہے۔

(A) نماز (B) روزہ ✓ (C) حج (D) زکوۃ

www.brainbooks.pk

5. روزے کی فرضیت سورۃ۔۔۔۔۔میں بیان ہوئی ہے۔
(A) العلق (B) فاتحہ (C) بقرۃ ✓ (D) فیل

6. روزہ فرض ہوا:
(A) 2ہجری ✓ (B) 3ہجری (C) 4ہجری (D) 5ہجری

7. روزے کا اولین مقصد میں سے ہے:
(A) حصول علم (B) حصول تقویٰ ✓ (C) حصول علم (D) حصول ولایت

8. روزہ فرض نہیں ہے:
(A) مسافر پر ✓ (B) مجاہد پر (C) امام پر (D) تاجر پر

9. سحری کا وقت ختم ہوجاتا ہے:
(A) صبح صادق سے (B) طلوع فجر سے ✓ (C) طلوع شمس سے (D) غروب آفتاب سے

10. روزہ افطار کا وقت شروع ہوتا ہے:
(A) زوال کے وقت (B) چاشت کے وقت
(C) صبح صادق کے وقت (D) مغرب کی وقت ✓

11. حدیث کے مطابق سحری کرنے میں ہے:
(A) عزت (B) عظمت (C) برکت ✓ (D) طاقت

12. جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے ثواب ملے گا:
(A) ایک تہائی (B) نصف (C) ایک چوتھائی (D) برابر ✓

13. قرآن مجید نازل ہو:
(A) شب برات میں (B) لیلۃ القدر میں ✓ (C) لیلۃ المعراج میں (D) لیلۃ العید میں

14. شب قدر بہتر ہے:
(A) 500 مہینوں سے (B) 700 مہینوں سے
(C) 1000 مہینوں سے ✓ (D) 1500 مہینوں سے

15. نماز تراویح ادا کی جاتی ہے:
(A) شعبان میں (B) محرم میں (C) رمضان میں ✓ (D) صفر میں

16. رمضان کے کون سے عشرے میں اعتکاف کیا جاتا ہے؟
(A) پہلے (B) دوسرے (C) آخری ✓ (D) مذکورہ تمام

17. نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے:
(A) دس دنوں کا ✓ (B) پندرہ دنوں کا (C) بیس دنوں کا (D) پچیس دنوں کا

www.brainbooks.pk

.18 اعتکاف کی سنت جس مہینے کے آخری عشرے میں ادا کی جاتی ہے:

(A) شعبان (B) شوال (C) صفر (D) رمضان ✓

مختصر سوالات (SQs)

(1) روزے کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔''

(2) روزے کا مقصد بیان کریں۔

جواب: روزے کا اولین مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

(3) روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے والے کے بارے میں حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''

(4) سحری کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔

(5) روزہ افطار کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔

(6) لیلۃ القدر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔ اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

(7) رمضان المبارک میں کیے جانے والے چند اعمال لکھیں۔

جواب: رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینہ قرآنِ مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

(8) اعتکاف کیا ہے؟ رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) کا اعتکاف کے بارے میں کیا معمول تھا؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ عورتیں گھروں جبکہ مرد حضرات مسجدوں میں اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔

(9) ماہِ رمضان میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اہل بیت اطہارؓ کے معمولات بیان کریں۔

جواب: رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی عبادت میں

www.brainbooks.pk

کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔

10) روزے رکھنے سے کون سے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: روزے رکھنے سے اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

11) روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ کیا کرتے ہیں؟

جواب: روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

12) روزے کے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: روزے کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

i) مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

ii) روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

13) رمضان المبارک کے مہینے میں ہمارے لیے کیا عملی سبق ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات وخیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

14) روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

15) روزہ انسان کو پابندیِ وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: روزہ انسان کو مقررہ وقت پر سحری اور افطاری کرنا انسان کو پابندِ وقت اور نظم وضبط کا درس ملتا ہے۔

16) رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات میں زکوٰۃ، فطرانہ اور صدقہ خیرات شامل ہیں۔اس کے علاوہ کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: **قرآنِ وسنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔**

جواب: **روزے کا مفہوم:** ارکانِ اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ ''صوم'' یا ''صیام'' استعمال ہوا ہے، جس کے لغوی معنی رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

روزے کی فرضیت واہمیت: روزہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔روزہ ایسی عبادت ہے جو پچھلی قوموں پر بھی فرض رہا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.brainbooks.pk

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو!تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے،جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا،تا کہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کا اولین مقصد: روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اولین مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

فرضیت صوم: سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

روزے کا تقاضا: روزے کا مقصد چوں کہ پرہیزگاری کا حصول ہے، اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

حالت روزہ میں جھوٹ بولنے پر حدیث:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''

سحری اور افطاری کا وقت: طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔

سحری اور افطاری کی فضیلت: خود سحری و افطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔

افطاری کروانے کا اجر وثواب: کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔

لیلتہ القدر: نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔

سوال:2 **روزے کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔ یا روزہ کے پانچ فوائد و ثمرات بیان کریں۔**

یا صوم کا معنیٰ و مفہوم تحریر کیجیے، روزے کے فوائد ثمرات بھی تحریر کیجیے۔

جواب:

-1 **طبی فوائد:** روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینہ آرام ملتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

-2 **ضرورت مندوں کی امداد:** روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

-3 **نظم وضبط کی پابندی:** مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

-4 **اعلیٰ صفات:** روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیز گاری، جسمانی وروحانی طہارت اور ایثار وہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

-5 **روحانی تسکین:** روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

-6 **صدقات وخیرات کا اہتمام:** رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات وخیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عیدالفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

-7 **دنیا وآخرت میں کامیابی کا ذریعہ:** رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مشق

-1 **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) **قرآنِ مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:**
(الف) تقویٰ کا حصول ✓ (ب) دوسروں سے ہمدردی
(ج) صدقات وخیرات کی کثرت (د) غربا ومساکین کی امداد

(ii) **وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:**
(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو ✓ (ب) جس میں سحری نہ کی جائے
(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(iii) **رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:**
(الف) ہمدردی کے ✓ (ب) رواداری کے (ج) عفوودرگزر کے (د) کفایت شعاری کے

(iv) **مقررہ وقت پر سحر وافطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:**
(الف) صبر وتحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم وضبط کی ✓ (د) صلہ رحمی کی

(v) **رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:**
(الف) بھوک پیاس کا ✓ (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزتِ نفس کا

-2 **مختصر جواب دیں:**

(i) **صوم کا معنیٰ ومفہوم تحریر کریں۔ یا روزے کا لغوی اور اصلاحی معنی لکھیے۔**

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ ''صوم'' یا ''صیام'' استعمال ہوا ہے، جس کے لغوی معنیٰ رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔

www.brainbooks.pk

شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

(ii) رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔

جواب: رمضان المبارک کے مسنون اعمال درج ذیل ہیں:

1. سحری وافطاری کرنا
2. اعتکاف بیٹھنا۔

(v) روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: روزے کے دو معاشرتی فوائد درج ذیل ہیں:

1. روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں۔ جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کی جاتی ہیں۔
2. روزے سے ہمدردی، صبر وتحمل اور نظم وضبط جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) روزے پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھئے سوال نمبر 1

2.2.3 زکوٰۃ

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

.1 زکوٰۃ فرض ہوئی:

(A) دو ہجری میں ✓ (B) تین ہجری میں (C) چار ہجری میں (D) پانچ ہجری میں

.2 زکوٰۃ کا لغوی معنی ہیں:

(A) بڑھنا (B) پاک ہونا ✓ (C) پاک کرنا (D) کم ہونا

.3 فرضیت زکوٰۃ کے لیے ضروری ہے کہ انسان ہو:

(A) عاقل (B) بالغ (C) مسلمان (D) مذکورہ تمام ✓

.4 نقدی اور مالِ تجارت پر زکوٰۃ کی شرح ہے:

(A) اڑھائی فیصد ✓ (B) تین فیصد (C) چار فیصد (D) پانچ فیصد

.5 ادائیگی زکوٰۃ سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال ہو جاتا ہے:

(A) کم (B) پاک ✓ (C) بے کار (D) نادر

.6 زکوٰۃ کی حیثیت صدقہ کی ہے:

(A) نفلی (B) مستحب (C) مباح (D) فرض ✓

www.brainbooks.pk

.7 قرآنِ مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے:
(A) دس مقامات پر (B) پندرہ مقامات پر (C) بیس مقامات پر (D) متعدد مقامات پر ✓

.8 اسلام میں زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی:
(A) دو ہجری ✓ (B) چار ہجری (C) چھے ہجری (D) آٹھ ہجری

.9 بکریوں پر زکوٰۃ کا نصاب ہے:
(A) بیس بکریاں (B) تیس بکریاں (C) چالیس بکریاں ✓ (D) پچاس بکریاں

.10 اسلام کی بنیاد رکھی گئی:
(A) دو چیزوں پر (B) تین چیزوں پر (C) پانچ چیزوں پر ✓ (D) سات چیزوں پر

.11 عشر کا لغوی معنی ہے:
(A) پانچواں حصہ (B) چھٹا حصہ (C) ساتواں حصہ (D) دسواں حصہ ✓

.12 جس زمین کو پانی سے سیراب کیا جائے تو اس کی پیداوار کا حصہ عشر ہے:
(A) دسواں (B) پندرواں (C) بیسواں ✓ (D) تیسواں

.13 زکوٰۃ سے خاتمہ ہوتا ہے:
(A) غربت کا ✓ (B) گداگری کا (C) جرائم کا (D) رشوت کا

.14 کس خلیفہ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کا اعلان فرمایا؟
(A) حضرت ابوبکرؓ ✓ (B) حضرت عمرؓ (C) حضرت عثمانؓ (D) حضرت علیؓ

مختصر سوالات (SQs)

.1 ادائیگی زکوٰۃ کا فائدہ بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

.2 زکوٰۃ کے لازم ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ یا زکوٰۃ کے فرض ہونے کی دو شرائط تحریر کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

.3 زکوٰۃ کا نصاب بیان کریں۔ یا جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کیجیے۔

جواب: ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب، پانچ اونٹ 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

www.brainbooks.pk

4. زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک قرآنی آیت یا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ:** ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

5. زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک حدیثِ مبارکہ لکھیں۔ یا اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر رکھی گئی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

6. ادائیگی زکوٰۃ نہ کرنے پر حدیث میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

یا زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ادائیگی زکوٰۃ نہ کرنے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔''

7. عشر کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: عشر کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

8. ادائیگی زکوٰۃ کے فوائد بیان کریں۔ یا زکوٰۃ کے دو سماجی فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: ادائیگی زکوٰۃ کے فوائد درج ذیل ہیں:

(i) دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی ہے۔ (ii) گداگری رک جاتی ہے۔

(iii) زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

9. پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے زکوٰۃ کے نظام کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

10. زکوٰۃ کا معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنٰی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

11. حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔''

www.brainbooks.pk

12. زمینی پیداوار پر عشر کی شرح کیا ہے؟

جواب: جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: زکوٰۃ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ یا زکوٰۃ پر جامع نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم: زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے فوائد: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے شرائط: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

نصابِ زکوٰۃ: ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب، پانچ اونٹ 30 گائے یا بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مال تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت و فرضیت: زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں: زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد بار نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

زکوٰۃ کی اہمیت اور احادیث کی روشنی میں: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

سوال 2: عہد خلفائے راشدینؓ میں نظام زکوٰۃ کے نفاذ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: عہدِ خلفائے راشدینؓ میں نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے عہدِ حکومت میں دیگر احکام اسلامی کے ساتھ نظام زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے

بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔
رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔''

سوال 3: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔ **(الف) عشر اور نصاب عشر** **(ب) عشر اور زکوٰۃ میں فرق**
(ج) اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت

جواب: (الف) عشر: عشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصہ'' ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔ **(سورۃ الانعام: 141)**
نصاب عشر: جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔
(ب) عشر اور زکوٰۃ میں فرق: سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔
(ج) اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت: اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمہ میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی ہے۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

مشق

☆ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:
(الف) اختیاری نیکی کی (ب) نفلی صدقہ کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی ✓

(ii) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کن لوگوں کے خلاف اعلان جنگ فرمایا:
(الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والے ✓ (ب) فضول خرچی کرنے والے
(ج) سخاوت نہ کرنے والے (د) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے

(iii) حدیث نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:
(الف) زکوٰۃ نہ دینے سے ✓ (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے
(ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے

(iv) زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:
(الف) عشر ✓ (ب) صدقہ (ج) فدیہ (د) ٹیکس

www.brainbooks.pk

(v) زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے خاتمہ ہو جاتا ہے:
(الف) تجارت کا (ب) محنت کا (ج) گداگری کا ✓ (د) ملازمت کا

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ وعشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ وعشر کی فرضیت کی حکمت درج ذیل ہیں:

i) جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدملتی ہے۔ (ii گداگری رک جاتی ہے۔

(iii دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔

(iv زکوٰۃ وعشر ادا کرنے سے انسان کے دل سے دولت کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(ii) زکوٰۃ وعشر میں فرق لکھیں۔

جواب: **عشر:** عُشر زمینی پیداوار کا حق ہے۔ عشر میں زمینی پیداوار (فصل) پر سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر سال میں دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

زکوٰۃ: زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے

(iii) اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ وعشر کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ اور عشر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ وعشر سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمہ میں مدد ملتی ہے۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ وعشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے سوال نمبر 1 اور 3 ملاحظہ فرمائیں۔

2.2.4 حج اور قربانی

کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)

1. حج صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں فرض ہے:
(A) ایک بار ✓ (B) دو بار (C) تین بار (D) چار بار

2. ارکانِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے:
(A) اخلاص (B) مساوات (C) عدل (D) حج ✓

3. مناسکِ حج میں شامل ہیں:
(A) منیٰ میں جانا ✓ (B) تلاوت کرنا (C) تہجد پڑھنا (D) صدقہ کرنا

www.brainbooks.pk

4. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عمرے ادا فرمائے:

(A) دو (B) تین (C) چار ✓ (D) پانچ

5. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حج ادا کیے:

(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

6. کس مقام پر مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں؟

(A) میدانِ عرفات میں (B) مزدلفہ میں ✓ (C) میدانِ بدر میں (D) منیٰ میں

7. حاجی کے لیے مسجد نبوی میں متواتر نمازیں پڑھنا ضروری ہے:

(A) بیس (B) تیس (C) چالیس ✓ (D) پچاس

8. عید الاضحیٰ کے دن سب سے افضل عمل ہے:

(A) نماز اشراق (B) نماز چاشت (C) صدقہ (D) قربانی ✓

9. اجتماعی قربانی میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہو سکتے ہیں:

(A) پانچ (B) سات ✓ (C) نو (D) گیارہ

10. ملتِ اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں:

(A) عدل و مساوات (B) نوافل و فرائض (C) اخلاص و تقویٰ (D) حج و قربانی ✓

11. حرمین شریفین سے مراد ہے:

(A) خانہ کعبہ (B) مسجد نبوی (C) مسجد اقصیٰ (D) A , B دونوں ✓

12. مزدلفہ میں نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہے:

(A) فجر اور ظہر (B) ظہر اور عصر (C) عصر اور مغرب (D) مغرب اور عشاء ✓

13. ”ترویہ“ سے دن مراد ہے:

(A) 6 ذوالحجہ (B) 7 ذوالحجہ (C) 8 ذوالحجہ (D) 9 ذوالحجہ ✓

14. ہدی کا مطلب ہے:

(A) قربانی کا جانور ✓ (B) صدقے کا جانور (C) پالتو جانور (D) جنگلی جانور

مختصر سوالات (SQs)

1. حج کے بارے میں ایک آیت مبارکہ یا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حج کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

2. حج کیسے ایک جامع عبادت ہے؟

جواب: حج ایک جامع عبادت ہے کیوں کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادات کا مجموعہ ہے۔

www.brainbooks.pk

3. مناسکِ حج بیان کریں۔ یا حج کے کوئی سے تین مناسک تحریر کیجیے۔

جواب: حج کے مناسک مندرجہ ذیل ہیں:

(i) احرام باندھنا (ii) منٰی جانا (iii) وقوفِ عرفات (iv) مزدلفہ میں قیام
(v) جمرات کو کنکریاں مارنا (vi) قربانی کرنا (vii) حلق کرنا (viii) طواف کرنا (ix) سعی کرنا

4. نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کتنے حج اور عمرے ادا فرمائے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔

5. حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ کون سے تین لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔

6. احرام باندھتے وقت حاجی کیا دعا کرے؟ ترجمہ لکھیں۔

جواب: احرام باندھتے وقت حاجی یہ دعا کرے:

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔''

7. حاجی مزدلفہ میں کون سی دو نمازیں اکٹھی پڑھے؟

جواب: حاجی مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دو نمازیں اکٹھی پڑھے اور رات مزدلفہ میں گزارے۔

8. الوداعی طواف کے بعد حاجی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: الوداعی طواف کے بعد حاجی کو چاہیے کہ مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجد نبوی ﷺ میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

9. قربانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔

10. عید الاضحیٰ کے دن فضیلت والا کون سا عمل ہے؟

جواب: عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

11. قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

جواب: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

12. کیا حاجی کو حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے

www.brainbooks.pk

دعائیں کرتا ہے۔مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول (خاتم النبیین ﷺ) پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

13. ''سفرِ حج زیارات مقدسہ کا بھی سفر ہے؟'' وضاحت کریں۔

جواب: سفرِ حج کے دوران حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے۔

14. حج قران کسے کہتے ہیں؟

جواب: حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں۔

15. ''غدیرخم'' کا حجاج سے تعلق واضح کیجئے۔

جواب: سفرِ حج سے واپسی پر ''غدیرخم'' جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں۔

16. حج کے کوئی تین مناسک تحریر کریں۔

جواب: حج کے تین مناسک درج ذیل ہیں:

1- وقوف مزدلفہ　2- حج کی سعی　3- رمی جمرات

17. حج و عمرہ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں۔　یا　حجِ مبرور کیا ہے؟

جواب: حج و عمرہ کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

''ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔''

18. قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

''جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔''

19. حجِ بیت اللّٰہ کس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: حجاج کرام جب حجِ بیت اللّٰہ کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔اسی طرح حج مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے۔

انشائیہ سوالات (LQs)

سوال 1: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔　(الف) حج کی اہمیت و فضیلت　(ب) حج کرنے کا طریقہ

یا　حج کی فضیلت اور اس کی ادائیگی کا طریقہ کا تحریر کیجیے۔

جواب:

www.brainbooks.pk

(الف) حج کی اہمیت: حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (سورۃ اٰلِ عمران:97)

ترجمہ: ''اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔''

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔

مناسکِ حج: حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منٰی جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان گناہوں کا کفّارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔

(ب) حج کرنے کا مختصر طریقہ: حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو صبح فجر کی نماز کے بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔اور تلبیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ ،لَبَّيْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِيْکَ لَکَ

ترجمہ: ''حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔''

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منٰی کے لیے روانہ ہو جائے۔ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور نو ذوالحجہ کو نماز فجر کے بعد منٰی سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔غروب آفتاب کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔رات مزدلفہ میں گزارے. رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منٰی کی طرف روانہ ہو۔

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوالے یا کٹوالے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا پھر قربانی کے دنوں میں سے ایک دن مکہ مکرمہ جا کر ''طواف زیارت'' کر لے، وقوفِ عرفات اور طواف زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوف عرفہ حج کا رکن اعظم ہے، وقوف مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی

www.brainbooks.pk

جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے، اس کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

سوال:2 قربانی کے بارے میں جامع مضمون لکھیں۔

جواب: قربانی کا مفہوم: قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عیدالاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔

قربانی کی فضیلت و اہمیت: عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔ قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کرسکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کرسکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس افراد شریک ہوسکتے ہیں البتہ کم از کم کی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کرسکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کردیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

سوال:3 مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کے ذرائع تحریر کریں۔

جواب: مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کے ذرائع: حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے۔

مشق

☆ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) عمرہ ادا کرنا ہے:

(الف) سنت ✓ (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل

www.brainbooks.pk

(ii) حج کا رکنِ اعظم ہے:

(الف) احرام باندھنا (ب) طواف زیارت (ج) وقوفِ عرفہ ✓ (د) قربانی کرنا

(iii) نبی کریم ﷺ نے فریضہ حج ادا کیا:

(الف) ایک مرتبہ ✓ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(iv) عیدالاضحیٰ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے:

(الف) صدقہ (ب) قربانی ✓ (ج) تلاوت (د) کھانا کھلانا

(v) آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:

(الف) فجر کی نماز کے بعد ✓ (ب) ظہر کی نماز کے بعد

(ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

☆ **مختصر جواب دیں۔**

(iv) قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔

جواب: قربانی کے احکام:

1. اجتماعی قربانی میں ایک گائے اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔
2. قربانی کا جانور خود ذبح کرنا چاہیے۔ اگر خود ذبح کرنا نہ آتا ہو تو پاس کھڑا ہو جانا چاہیے یا جانور ذبح کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

(ii) حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: حج اور وعمرہ میں حرمین شریفین یعنی حرمِ مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت کا شرف پاتا ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے۔

(iii) اُمت مسلمہ کے اتحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: حج ملتِ اسلامیہ کے اتحاد اور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ **تفصیلی جواب دیں۔**

جواب: جواب کے لیے سوال نمبر 1 اور 3 ملاحظہ فرمائیں۔

www.brainbooks.pk